سلسلۂ تصوف نمبر ۲۷

اردو ترجمہ رسالہ نقشبندیہ

مسمّٰی بہ

مفتاح اللطائف

از تصنیف لطیف

قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین جناب فیضمآب خواجہ محمد اسلم بن خواجہ جلال الدین

قدس سرہٗ

جسے

اللہ والے کی قومی دکان ملک چنن الدین خلف ملک فضل الدین لگے زئی

تاجر کتب قومی

منزل نقشبندیہ —— کوچہ لگے زئیاں

بازار کشمیری لاہور نے

بصرف زر کثیر نہایت محنت سے ترجمہ کرا کر شائقین علم تصوف کے لئے

تعلیمی پرنٹنگ پریس لاہور میں چھپوا کر شائع کیا

بار چہارم

فہرست مضامین رسالہ نقشبندیہ

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	حمد و نعت و مقاصد رسالہ	۱
۲	فصل اول در بیان طلب مرشد	۵
۳	فصل دوم در بیان اوراد	۹
۴	فصل سوم در بیان راہِ حق تعالے	۱۲
۵	فصل چہارم در بیان تزکیہ نفس	۱۷
۶	فصل پنجم - در بیان تصفیہ قلب و فضیلت ذکر	۲۰
۷	فصل ششم در بیان طریقہ مخفیہ نقشبندیہ صدیقیہ	۲۵
۸	فصل ہفتم در بیان ہفت لطائف نقشبندیہ	۲۶
۹	فصل ہشتم در بیان نفی و اثبات	۳۰
۱۰	فصل نہم در بیان لطیفہ اول	۳۲
۱۱	فصل دہم در بیان لطیفہ دوم	۳۴
۱۲	فصل یازدہم در بیان لطیفہ سوم	۳۶
۱۳	فصل دوازدہم در بیان لطیفہ چہارم	۳۷
۱۴	فصل سیزدہم - در بیان لطیفہ پنجم	۳۹
۱۵	فصل چہاردہم در بیان لطیفہ ششم	۴۱
۱۶	فصل پانزدہم در بیان لطیفہ ہفتم	۴۴
۱۷	خاتمہ بالخیر بیان سلسلہ طریقہ نقشبندیہ عالیہ میں	۵۰
۱۸	غزل حقیر	۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ھدانا علیٰ سواء الطریق والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولنا بالصدق والتحقیق وعلیٰ اصحابہ العظام وآلہ الکرام والتابعین رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین ۔

تمام ستائشوں کے لائق تو وہی ذات ہے جس نے ہم کو سیدھی راہ بتائی اور رحمت اور سلام ہو ہمارے رسول محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر جو سچے اور صادق ہیں اور آپ کے بزرگ دوستوں اور آل و تابعین پر خوشی ہو خداوند تعالیٰ کی۔ بعد اس کے کہتا ہے فقیر حقیر پر تقصیر محمد سلطان بن شاہ جلال خاں مؤلف اس رسالہ نقشبندیہ کا جو مسمّٰے بمفتاح اللطائف ہے کہ یہ رسالہ چند فصلوں میں ہے جن میں بیان وظیفوں اور ذکروں لطیفوں مقامات عالیہ نقشبندیہ کا ہے۔ اور خاتمہ میں شجرہ طیبہ متبرکہ لکھا گیا ہے تاکہ صادق الیقین اور سچے طالب مضبوط سالک بہرہ مند ہوں وباللہ التوفیق وعلیہ التکلان۔ اللّٰھم ارنا الحق حقاو ارزقنا اتباعہ و ارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابہ (اور اللہ ہی کے ساتھ توفیق ہے اور اسی پر توکل ہے اے اللہ دکھلا ہم کو حق ٹھیک ٹھیک۔ اور روزی کر ہم کو اسکی اطاعت کی اور دکھا ہم کو جھوٹھ کو جھوٹھ اور روزی کر ہمارے بچنا اس سے"

اے سچی فاطمہ پہلی منزل شریعت اور اس میں مرتبہ عبودیت کا ہے جیسا کہ حق تعالیٰ نے اللہ کریم میں یہ فرمایا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْن اور نہیں پیدا کیا ہم نے جنوں اور انسانوں کو مگر واسطے عبادت کے پس پیدائش انسان کی تو عبادت کے لئے ہی ہے تاکہ میری عبادت کرے اور میری طرف توجہ لائے اور سیدھا راستہ پائے جس نے عبادت نہ کی نعمت سے حصہ نہ پایا خسارہ اور ٹوٹا حاصل کیا۔ وَمَنْ كَانَ فِىْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى فَهُوَ فِى الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (اور جو آدمی اندھا ہے دنیا میں معرفت خدا سے وہ اندھا ہو گا قیامت کے دن دیدار خدا سے اور وہ بہت بھولا ہوا ہے سیدھے راستہ سے)۔

وَجَاءَ فِى حَدِيْثِ النَّبِىِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ كَمَا تَعِيْشُوْنَ تَمُوْتُوْنَ وَكَمَا تَمُوْتُوْنَ تُبْعَثُوْنَ وَكَمَا تُبْعَثُوْنَ تُحْشَرُوْنَ (فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ جس حال میں تم ہو گے اسی میں مرو گے جس حال میں تم مرو گے اسی حال میں اٹھائے جاؤ گے اور جس حال میں اٹھائے جاؤ گے اسی حال میں تمہارا حشر ہو گا)۔

پس شریعت کے لغوی معنی شروع کرنے کے ہیں یعنی رجوع کرنا بوسیلہ عبادت کے حق تعالیٰ کی طرف، جیسا کہ صاحب شرع رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے بُنِىَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسَةِ اَشْيَاءَ (پانچ چیزوں پر اسلام کی بنا ہے) اوّل کلمہ شریف پڑھنا۔ دوم نماز کا ادا کرنا۔ سوم روزے رمضان شریف کے رکھنے چہارم اگر صاحب نصاب ہو تو زکوٰۃ دینی۔ پنجم اگر طاقت حج کی رکھتا ہو تو حج کرنا۔ اور ہمیشہ احکام شرعیہ پر محکم و مضبوط رہنا۔ ایک بال بھر ایک ذرہ کے مقدار تجاوز و تفاوت نہ کرنا۔ فرض و واجبات اور سنن و مستحبات کو بجا لانا۔

پس جو کام موافق شرع کے ہے اُس کو اختیار کرنا اور جو مخالف ہے اُس کو ترک کرنا راہ مستقیم یہی ہے ◆

پس اے سچے طالب جان کہ سردار کائنات خلاصۂ موجودات نے فرمایا ہے الدنیا مزرعة الآخرة ؎

ہمچنیں گفتہ است پیر معنوی　　اے برادر آنچہ کاری بدروی
از مکافات عمل غافل مشو　　گندم از گندم بروید جو ز جو

دنیا آخرت کی کھیتی ہے ۔ مولنا مولوی رُوم علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے برادر جو کچھ تو بوئیگا سو کاٹیگا ۔ مکافاتِ عمل سے غافل مت ہو گیہوں سے گیہوں اور جَو سے جَو اُگتے ہیں ◆

پس اے طالب جان تو، کہ شریعت مثل کشتی اور طریقت مانند دریا کے اور حقیقت مثل سیپ کے اور معرفت مانند موتی کے ہے ۔ کما قال علیہ السلام در الشریعت کالسفینة والطریقة کالبحر والحقیقت کالصدف والمعرفة کالدر فمن اراد الدر یرکب السفینة ثم شرع فی البحر یصل الی الدر ومن ترك هذه الترتیب لم یصل الی الدر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریعت مثل کشتی کے ہے اور طریقت مثل دریا کے اور حقیقت مثل سیپ کے و معرفت مانند موتی کے پس جو شخص موتی لینے کا ارادہ رکھتا ہے سوار ہوئے کشتی پر اور چلے دریا میں حاصل کریگا موتی کو اور جس نے چھوڑ دیا اس ترتیب کو ہرگز موتی نہ پائیگا ؎

کشتی نشستگانیم اے باد شرطہ برخیز
باشد کہ باز بینیم آں یار آشنا را

شریعت را مقدم دار اکنوں ○ طریقت از شریعت نیست بیروں
کسے کو در شریعت راسخ آید ○ طریقت راہ بروئے خود کشاید

چونکہ از سیل فنا بنیاد ہستی برکند
چوں ترا نوح است کشتیبان ز طوفاں غم مخور

قال علیہ السلام الشریعت اقوالی و الطریقۃ افعالی والحقیقۃ احوالی والمعرفۃ اسراری ؎

احکام شریعت ہمہ اقوال من است ○ اسرار طریقت ہمہ احوال من است
بیروں ز من حقیقتے دیگر نیست ○ عالم تفصیل و آدم اجمال من است

اے طالب جان کہ شریعت، طریقت، حقیقت، معرفت چار مرتبہ ہوئے اور طریقت، حقیقت، معرفت، شریعت سے ہی پیدا ہوتے ہیں ○

شریعت مانند دودھ کے اور طریقت مثل دہی اور حقیقت مثل مکھن کے اور معرفت مانند روغن (گھی) خالص کے ہے۔ اگر دودھ نہ ہو تو یہ تینوں کہاں سے بن سکیں ○

معرفت میں تین مرتبے پیدا ہوتے ہیں۔ احدیت، وحدت، احدیت اور واحدیت واحدیت کی دونوں سے مشتق ہیں۔ فی الحقیقت مرتبہ احدیت تمام مراتب کی جائے صدر رہنے کی منشا ہے۔ پس تمام سات مرتبے ہوئے اور سالک کی بھی سات ہی منزلیں ہیں۔ اول ناسوت، دوسری ملکوت، تیسری جبروت، چوتھی لاہوت، پانچویں ہاہوت، چھٹی ہاہوت، ساتویں ذات البحت اور اصہات صفات باری تعالیٰ عزوجل بھی سات ہیں۔ الحی، القدیر، المرید، السمیع، البصیر، العلیم،

الکمیہ اور ارواح بھی سات ہیں۔ اور وجود آدمی میں نفس بھی سات ہیں۔ اور جوہر بھی انسان میں سات ہیں۔ افلاک بھی سات ہیں، فلک قمر، فلک عطارد، فلک زہرہ، فلک شمس، فلک مریخ، فلک مشتری، فلک زحل۔ اور زمین کے طبقہ بھی سات ہیں۔ اقالیم بھی سات ہیں۔ صفت ایمان بھی سات۔ شرط ایمان سات، اندام سجدہ سات۔ واجبات شریعت سات۔ اور طواف بیت اللہ سات۔ لطائف نقشبندیہ عالیہ بھی سات ہیں۔

لطیفہ اول قلبی۔ لطیفہ دوم روحی۔ لطیفہ سوم سری
لطیفہ چہارم سر السری۔ لطیفہ پنجم خفی۔ لطیفہ ششم اخفیٰ
لطیفہ ہفتم قدسی۔ انشاء اللہ آگے ہم ہر ایک کی شرح کرینگے۔

فصل اول۔ دربیان طلب مرشد

پس جان اے طالب صادق۔ اول طالب کو مرشد کامل طلب کرنا چاہئے۔ جو پیشوا شریعت و طریقت و حقیقت و معرفت کا رکھتا ہو۔ تاکہ وہ تجھ کو راستہ دکھلائے کہ اول اطلب الرفیق ثم الطریق اور مرشد کامل کے وسیلہ سے اس راہ میں قدم رکھے۔ کما قال اللہ تعالیٰ عزوجل یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ۔ جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو ڈرو اللہ سے اور اس کی طرف وسیلہ پکڑو۔

بڑا وسیلہ اور بزرگ دست اس راہ میں فرقان حمید ہے اور وسیلہ متوسط محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو شفیع المذنبین ہیں اور چھوٹا وسیلہ

مرشد کامل ہے جو تجھ کو راہ راست پر چلاتا ہے ۔

نباشد مبتدی را ہیچ بہ زیں　　کہ پیرے اَبجویدؔ ہبر دیں

کما قال علیہ السلام من لا شیخ لہ فشیخہ شیطان ۔

ہر آں کارے کہ بے اُستاد باشد　　یقین است کو کہ بے بنیاد باشد

۔ اے بیخبر بکوش کہ روزے خبر شوی　　تا راہ رَو نباشی و کے راہبر شوی

پس طالب کو چاہئے بلکہ لازم ہے کہ اول علم ظاہری حاصل کرے ۔

قرآں بخواں تفسیر ہم آموز خط صرف و لغت
نحو و معانی یا بیاں کلام و ہم فقہ و خبر

قال علیہ السلام کن عالما او متعلما و لا تکن ثالثا بعدہٗ علم باطن فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ ہو تو عالم یا طالب العلم اور نہ ہو تیسرا بعد اس کے علم باطن ہے ۔

علم باطن ہم چو مسکہ علم ظاہر ہم چو شیر
کے شود بے شیر مسکہ کے بود بے پیر پیر

قال اللہ تعالیٰ والراسخون فی العلم یقولون امنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب کہتے ہیں پختہ علم والے ہم تصدیق کرتے ہیں اس تمام کی جو حبیب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اللہ کے پاس سے ہے اور نہیں یاد کرتے اُس کو مگر صاحب عقل پس مرشد کامل جو کچھ فرمائے اُس کو اختیار کرے اور اُس کے حکم سے باہر ایک قدم نہ رکھے نافرمانی نہ کرے ادب اُستادوں کا اور تعظیم مرشد کی بجالائے ۔ اور بے ادب نہ ہو ۔

از خدا جوئیم توفیقِ ادب — بے ادب محروم ماند از لطفِ رب
بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد — بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

بے ادبی مثل بیہودہ باتیں کرنی یا کھیلنا سامنے مرشد کے اور کھانا پینا اور اپنا سایہ مرشد پر ڈالنا، اُس کی طرف پیٹھ کرنا، تھوکنا۔ اور مثل اسکے جو کام بے ادبی کے ہوں نہ کرے۔ بلکہ مرشد کے سامنے خاک ہو کر خاک میں ملے ؎

در بہاراں کے شود سرسبز سنگ — خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ
چند سالے سنگ بودی دلخراش — آزموں را یکزمانے خاک باش
گر تو سنگِ خارہ مرمر شوی — چوں بصاحبدل رسی گوہر شوی
یک زمانِ صحبتِ با اولیا — بہتر از صد سالہ زہدِ بے ریا

اور ہمیشہ مرشد کے آستانے پر عاجز اور خاکسار رہے۔ قال علیہ السلام کن فی الدنیا کانک غریب او کعابری سبیل وعد نفسک من اصحاب القبور۔ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دنیا میں مانند مسافر راستہ چلنے والے کے رہ اور خیال کر جان اپنی کو اہل مقابر سے ۔

مرید کو چاہیئے کہ اپنے اوپر بغیر اذن پیر کے کوئی چیز لازم نہ کرے۔ اگر کوئی چیز لازم کر لیگا، تو وہ خواہش نفسانی ہوگی ؎

اگر خواہی کہ خلوت را گزینی — پس آں بہتر کہ پیش شیخ نشینی
اگر بے پیر کارے پیش گیری — ہلاکت را از بہر خویش گیری

بلکہ اپنے آپ کو ایسا پیر کے حوالے کرے جیسے میت غسال کے ہاتھ میں "کالمیت بید الغسال" مثل مشہور ہے مردہ بدست زندہ۔ اور پیر کو چاہیئے کہ اچھی طرح

توجہ کرے ؎

چوں از طرف معشوق نباشد کششے　　کوشش عاشق بیچارہ بجائے نرسد
گرد و اے طلبی دردے باید　　ہر کہ را درد نباشد بدوائے نرسد

؎ عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد
اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

پس طالب کو چاہئے کہ حقیقی طبیبوں کی تلاش پر ہو تاکہ باطنی آنکھوں کا اندھاپن دور ہو ؎

رفع ایں کوری بدست خلق نیست　　لیک اکرام طبیب از رہ ہست
ایں طبیباں را بجاں بندہ شوید　　تا بمشک و عنبر آگندہ شوید

میں جو کچھ خدمت کرتا ہوں بلا عوض ہے ؎

یارب مباد کس را مخدوم بے عنایت

اور اپنے پیر کو ہمیشہ حاضر جانے اور مرشد کے خیال سے غافل نہ ہو اور یقین کامل رکھے۔ اور جب پیر کے روبرو آئے پہلے سلام کرے ادھر ادھر نہ دیکھے جبتک سامنے پیر کے ہے مرید کو کوئی شغل مفید اور بہتر دیدار پیر سے نہیں اور جب چلے کر پیر سے رخصت ہو۔ جہاں تک پیر کی نظر ہو الٹے پاؤں چلے اور شیخ کی طرف پیٹھ نہ کرے۔ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الارادۃ ان لا یفارق المرید شیخہ عن القلب ساعۃ ویری ولایت الشیخ محیطا فی کل زمان و مکان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارادہ یہ ہے کہ مرید خیال شیخ کو دل سے نہ بھلائے اور خیال کرے ولایت مرشد کو محیط ہر وقت ہر جگہ میں اور مرشد کو بھی چاہئے کہ پہلے مرید کو شریعت کے ساتھ درست اور پختہ کرے تاکہ وہ سیدھی راہ چلے ؞

فصل دوم - در بیان اوراد

قال علیہ السلام من لا ورد لہ لا وارد لہ تارک الورد ملعون فرمایا نبی علیہ السلام نے جس کا کوئی ورد نہیں اُس کا کوئی وارد نہیں۔ اور ورد کا تارک لعنتی ہے

اے طالب جان کہ اوراد نقشبندیہ طریق کے یہ ہیں صبح کے وقت جب اُٹھو تو سب سے پہلے دعا یہ پڑھو اَللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَبْعَثُ وَبِکَ نُشُوْرُ نَمُوْتُ وَبِکَ نَحْیَا ہمیشہ پڑھا کرے جیسا کہ فرمایا نبی علیہ السلام نے افضل الاعمال ادومہا اور نماز صبح پڑھے اور بعد اس کے سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ الملک الحق المبین اور ایک مرتبہ سورہ یٰسین اور ایک مرتبہ واسطے کھلنے باطن کے سورہ یوسف پڑھے اور ایک مرتبہ ورد ظاہری یعنی درود و استغفار و دورہ اکبر پڑھے اور واسطے معاش ظاہری کے سورہ الم ترکیف اکیس بار پڑھے۔ پھر نماز اشراق پڑھے۔ بعدہ ایک ہزار بار کلمہ طیبہ کو زبان سے پڑھے پھر نماز چاشت پڑھے اور بعد نماز ظہر کے سورہ انا فتحنا ایک مرتبہ اور سو مرتبہ استغفار سو مرتبہ درود شریف سو مرتبہ کلمہ تمجید پڑھ کر قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول ہو۔ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے افضل العبادۃ تلاوۃ القرآن بڑی افضل عبادت تلاوت قرآن شریف کی ہے ❊

طریقہ نقشبندیہ میں اگر طاقت ہو تو ہفتہ وار نہایت شوق اور باقاعدہ قرآن شریف ختم کرے اور اگر وقت نہ ملے یعنی صاحب کسب ہو تو سوا پارہ روزانہ ورد رکھے۔ بعد نماز عصر کے سورہ عم ایک بار پڑھے۔ روشنائی ظاہر و باطن کی حاصل ہوگی۔ پھر

مراقبہ اسم ذات یا نفی و اثبات کا مغرب تک کرے۔ بعد نماز مغرب ایک مرتبہ سورہ واقعہ پڑھے۔ اور واسطے جمعیت ظاہری اور باطنی کے یَا اللّٰہُ یَا جَامِعُ ایک سو چودہ مرتبہ پڑھے۔ فوائد اس کے تحریر تقریر سے باہر ہیں ؁

بعد نماز عشا کے ایک بار سورۂ الملک سات مرتبہ سورۂ فاتحہ سات بار معوذتین سات بار سورۂ اخلاص سات مرتبہ کلمہ تمجید پڑھے۔ تاکہ شیطانی وسوسوں اور نفسانی خطروں اور زمانی آفتوں سے محفوظ رہے۔ اور اگر توفیق یاری کرے تو ایک بار سونے کے وقت درود حاضری پڑھے۔ شاید کہ وقت پڑھنے کے جمال پاک نبی صلے اللہ سے مشرف ہو ؁

بعدہٗ وقت تہجد کے اُٹھے۔ بعدہ نماز تہجد تین بار سورۂ یٰس گیارہ بار سورۂ مزمل پڑھے۔ یہ وقت عجیب اثر رکھتا ہے۔ پھر ایک ہزار بار اسم اعظم یَا اَللّٰہُ یَا ھُوَ پڑھے کہ تمام مخلوقات پرندوں درندوں تک اُس کے ساتھ اُنس یعنی اُلفت پکڑیں وقت صبح کا عجیب اور عمدہ وقت ہے جو کچھ کوئی مانگے سو وہی پائے ؎

چہ خوش ملکی ست ملکے سحر گاہی　　دراں کشور بیابی ہر چہ خواہی

خوش آں باد نسیم صبحگاہی

کہ درد شب نشیناں را دوا کرد

طالب کو چاہئے کہ اپنے اوپر روزے ایام بیض و یوم قمر و یوم خمیس کے لازم کرے۔ قال علیہ الصلوٰۃ والسلام لکل شئ زکوٰۃ و زکوٰۃ الجسد الصوم فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور زکوٰۃ بدن کی روزہ

ہیے ؛

فائدہ - واسطے رفع حاجات و مہمات کلی و جزئی کے لئے اور واسطے دفع کرنے دشمن و بلا و قحط و وبا و ظالم اور واسطے کشائش باطنی کے طالب کو ختم خواجگان طریقہ عالیہ کا بہت مؤثر ہے پڑھا کرے۔ ہزارہا حاجت پوری ہوگی ؛

طریقہ پڑھنے کا یہ ہے پہلے الحمد شریف ۷ بار۔ درود شریف سو بار سورۂ الم نشرح ۷۹ بار۔ قُلْ ھُوَاللّٰہ ایک ہزار ایک مرتبہ مع بِسْمِ اللّٰہ پھر درود شریف سو بار اور اخیر میں الحمد شریف سات بار پڑھے۔ ثواب اس ختم شریف کا خواجگان کی روحوں کو بخشے۔ اور امداد طلب کرے تین روز کے اندر مدعا برآمد ہو ؛

نام مبارک خواجگان کے یہ ہیں۔ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ۔ خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ خواجہ ابوعلی فارومدی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ محمد ابوالخیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ محمد باباسماسی رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ سید میر کلال رحمۃ اللہ علیہ، خواجہ بہاءالحق والدین نقشبند۔ قدس سرہ العزیز ؛

دیگر واسطے حاجت دینی و دنیوی کے تین ہزار بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ پڑھے انشاءاللہ حاجت پوری ہو ؛

فائدہ - استخارہ ہر کام کے لئے سنت ہے اور استخارہ کی چند قسمیں ہیں

اور عمدہ ترکیب ہے کہ پہلے دو رکعت نفل بہ نیت استخارہ اِس طور پڑھے۔ کہ ہر رکعت میں بعد الحمد شریف کے پچیس مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے بعد تشہد کے سلام پھیر کر جلد سیدھا کھڑا ہو جائے۔ اور الحمد شریف کو شروع کرے۔ جب اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ پر پہنچے۔ تو اِس آیت کریمہ کو اتنی دیر پڑھتا رہے کہ ایک طرف کو خود بخود منہ پھر جائے۔ اگر دائیں طرف پھرا تو جان لے کہ کام ہو جائیگا۔ اُس کا کرنا مفید ہے۔ اور اگر بائیں جانب پھرا تو خیال کرے کہ یہ کام نہ ہوگا۔ اُس کا کرنا مفید نہیں اِس سے بچے اور حقیقت حال اُسکو خوب جانتا ہے ❊

فصل سوم دربیان راہ حق تعالیٰ

خداوند تعالیٰ کی راہ جانب شرق یا غرب جنوب یا شمال میں نہیں اور نہ زمین آسمان میں بلکہ اُس کی راہ مومن کے دل میں ہے۔ فرمایا خدا تعالیٰ نے بزرگ و برتر نے وَفِیْ اَنْفُسِكُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ اور فرمایا نبی علیہ السلام نے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ ؂

در ہر دلکہ ز آتش عشق تو داغ نیست
تاریک خانہ ایست کہ در وے چراغ نیست

قطعہ

مشو بینا بچشم سر کہ تا رو دید خود را هم | بدل شو بینی ہر چہ خواہی تا بیابانش
بنقریب لحد بحر و بحلطانان کرد چشم سر | کہ ہم تا خواب است اسعل جرانش

اور یہی کہا جاتا ہے کہ مشاهدة القلوب بین لطائف المحبوب والمشاہدہ محبوب ہے

رکھتا ہے۔ فرمایا اللہ بزرگ و برتر نے وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَیْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِیْدِ۔ ہم شاہ رگ سے بھی زیادہ تر نزدیک ہیں۔ اے طالب! جان لے کہ خداوند تعالیٰ کی راہ میں دل سے چلتے ہیں نہ پاؤں سے ؎

اے کمان و تیرہا بر ساختہ — صید نزدیک است دور انداختہ
ہر کہ دور انداز تر او دور تر — ایں چنیں صید است و مہجور تر

اَللّٰہُ خداوند تعالیٰ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مطلوب ہے اہل آسمان و زمین کا مَثَلُ نُوْرِہٖ اُس نور کی مثل جو اُس کی طرف منسوب ہے کَمِشْکٰوۃٍ مانند طاق کے ہے کہ مراد اُس سے قلب مومن ہے فِیْہَا مِصْبَاحٌ اُس طاق میں چراغ روشن جو نظارہ شغل اسم اللہ کا ہوتا ہے اَلْمِصْبَاحُ وہ چراغ روشن فِیْ زُجَاجَۃٍ ایک قندیل میں ہے۔ کہ قندیل سے ہے وہ دل نہایت صفائی کے سبب اَلزُّجَاجَۃُ کَاَنَّہَا کَوْکَبٌ گویا وہ ستارہ ہے دُرِّیٌّ چمکتا مثل زہرہ یا مشتری کے باعتبار سعدیت کے اور وہ چراغ جو اُس میں ہے مراد شغل نظارہ اسم اللہ ہے یُّوْقَدُ روشن ہوتا ہے مِنْ شَجَرَۃٍ مُّبٰرَکَۃٍ زیتون کے بابرکت درخت کے تیل سے جو بہت نافع ہے مراد تجلیات سے تجلیات ذاتیہ ہیں کہ حاصل شغل اُن تجلیات پر موقوف ہے زَیْتُوْنَۃٍ وہ زیتون جو احدیت مطلق کے وجود کی زمین میں پیدا ہوا لَا شَرْقِیَّۃٍ نہ جانب شرق ہی ہے جو شرق کی طرف منسوب ہے اور یہ مراد مرتبہ تجلی اول سے ہے جو بسبب شغل اسم اللہ کے روشن ہوتی ہے وَّلَا غَرْبِیَّۃٍ اور نہ جانب غرب کی جو طرف مغرب کے حکم کریں اور یہ مراد مرتبہ تجلی دوسری سے کہ خاصیت شغل اسم اللہ سے منکشف ہوتی ہے یَّکَادُ زَیْتُہَا قریب ہے

کہ روغن اس درخت کا کہ مراد تجلیات اشغال سے ہے۔ یُضِیٓءُ خود بخود روشن ہو جاتا ہے وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْہُ اگرچہ نہ چھوئے اس کو نَارٌ آگ روشنی کا صفائی اس درجہ کی جو توجہ تجلیات اشغال اسم ذات دوسرے سے نہیں ہوتی نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ روشنی پر روشنی یعنی صفائی یہ شغل صفائی اسم اللہ کے نور سے ہے چراغ کہ مراد تجلیات لطائف سے ہی چراغ روشن کرکے دل کی مشکوٰۃ میں ساتھ لمعات الٰہیہ کے رکھا ہے ضابطہ حالات کا مجمع تمام واقعات تجلیات کا ہے یَھْدِی اللّٰہُ راہ دکھاتا ہے خدائے تعالیٰ لِنُوْرِہٖ ساتھ نور اپنے کے مَنْ یَّشَآءُ جس کو چاہے وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ اللہ نے بیان کی مثال لوگوں کے لئے اور اللہ ہر شے کو جانتا ہے ظاہر ہے ؁

فرمایا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قلب المؤمن بیت الرب مومن کا دل خدا کا گھر ہے ؁

وہ نور مذکور مثل بادشاہ کے ہے اور حکم اس کا بیچ تمام اعضا و حواس کے جاری ہے اور تمام ماتحت اس کے ہیں اس واسطے کہ وہ ٹھکانا اور آرام گاہ نور خدا کا ہے اور حدیث میں آیا ہے قلب المؤمن اکبر من العرش و واسع من الکرسی و افضل ما خلق اللہ تعالیٰ یعنی مومن کا دل بڑا ہے عرش سے و فراخ ہے کرسی سے اور بزرگ ہے تمام چیزوں سے کہ پیدا کیا ان کو اللہ تعالیٰ نے جیسا کہ قرآن مجید فرقان حمید میں آیا ہے۔ سَنُرِیْھِمْ قریب ہے کہ دکھلائیں گے ہم انہیں جو منکر ہیں طالبان تجلیات کے اٰیٰتِنَا نشانیاں اپنی کہ ان میں سے ایک شق القمر ہے اس واسطے کہ دریدہ ہونا چاند کے دل کا مظہر اسرار ذات سے ہے۔

جیسا کہ کسی عارف نے کہا ہے ؎

دل یک قطرہ گر تو شگافی ... بروں آید از و صد بحر صافی

فِی الْاٰفَاقِ جہان کے اطراف میں، یعنی سالکوں کا بعد نہایت شغل تجلیات کے دل ایسا روشن ہوجاتا ہے کہ اُس کے تجلیات سے اطراف جہان یعنی کل جہان روشن ہوجاتا ہے مشاہدہ آفاقی سے یہی مراد ہے۔ وَفِیْ اَنْفُسِکُمْ اور تمہاری ذاتوں میں یعنی بعد کھلنے دل کے معارف و نشان معارف نفسی کشوف ہوجاتے ہیں۔ حَتّٰی یَتَبَیَّنَ لَهُمْ تاکہ روشن ہوجاوے طالبوں اور منکروں کو تمہارا دل پھٹنے سے اَنَّهُ الْحَقُّ کہ بیشک تجلیات ہمارے حق ہیں اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّكَ کیا کافی نہیں ہے تیرا پروردگار تجھے اِنَّهٗ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ کہ اوپر تمام اشیا کے تجلیات وارد کرنے سے شَهِیْدٌ گواہ ہو یعنی اگر عامہ ذات کے منکشف ہونے کا انکار کریں تو حضرت آفریدگار تجھے کافی ہے جو سالک کو جو پکارو وہ ذات و صفات سے مشرف کرتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ ؎

نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ قلب المؤمن حرم اللہ وحرام ان یلج فیه غیر اللہ کما جاء فی حدیث القدسی ان فی جسد الادم قلب و فی القلب فواد و فی الفواد ضمیر و فی الضمیر روح و فی الروح سر و فی السر خفی و فی الخفی نور و فی النور انا اللہ ؎

ایک جماعت صوفیہ کی کہتی ہے کہ سر لطیفہ دل سے اعلیٰ اور روح سے کم درجہ میں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ لطیفہ روح سے بھی افضل ہے اور وجہ اختلاف کی یہ ہے کہ سلوک میں بعضوں کو سیر ابتدا میں پہلے روح سے شروع ہوئی

اور بعضوں کو لطیفہ سر ہے



مقام آدم علیہ السلام اور قوم حضرت نوح علیہ السلام مفتاح لا الہ الا اللہ آدم صفی اللہ خو انم اللہ حی

کہتے ہیں لطیفہ سر محل مشاہدہ کا بغیر درک کے ہے اور روح جگہ محبت کی ہے

اور دل محل معرفت اور بعضے صوفیا فرماتے ہیں کہ سر ایک لطیفہ ہے انسان میں

مانند روح کے لیکن روح محل محبت اور سر محل مشاہدہ جیسے دل محل معرفت ہے۔

اور مقتضائے اصول کا یہ ہے کہ ستر لطیف ہے رُوح سے جیسے کہ رُوح قلب سے
اور صوفیا کہتے ہیں کہ یہ اسرار پوشیدہ تعلق اغیار سے ہیں۔ اور مُراد اغیار سے ظلال
انسانی ہیں اور لفظ ستر کو اُس شے پر بولتے ہیں جو بندہ میں اُس کے حالات پوشیدہ
ہیں یعنی سر حال پوشیدہ کا نام ہے۔ اور بعضے صوفیا کے کلام سے یہ معلوم ہوتا ہے
کہ عقل و نفس و قلب و روح ایک چیز ہیں۔ لیکن اطلاق ہر یک کا اُن اسمائے
متعددہ پر باعتبار وجود مرتبہ کے ان مراتب سے ہے جیسا کہ شاہ جلیل
الہ آبادی نے اپنے رموزات میں کہا ہے کہ نفس و رُوح و دل تمام ایک ہیں
کسی کو اُس میں شک نہیں۔ واللہ اعلم بحقیقۃ الحال ؛

فصل چہارم در بیان تزکیہ نفس

جب طالب راہ حق اور دل کی صفائی حاصل کرنی چاہیئے۔ تو بغیر تزکیہ نفس و تصفیہ
دل کے ہرگز حاصل نہ ہوگی۔ پس طالب کو لازم ہے شروع سے توبہ اور ندامت کو
اختیار کرے۔ شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ؎

ندامت را امام خویش کردہ　　ہمیشہ اقتدا کن با دل و جاں

فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے التائب من الذنب کمن لا ذنب لہٗ ؎

نخستیں توبہ باید پس عبادت　　بہر دم توبہ باید کرد عادت
بہر یک فرض آمد توبہ کردن　　بہر دم توبہ کن تا وقت مُردن

شیخ نصیرالدین چراغ دہلوی رح اپنی مناجات میں فرماتے ہیں ؎

ز شر نفس امارہ نگہم دار یا اللہ　　ہوائے غیر خود کلی ز من بزار یا اللہ

اللہ تعالیٰ سورۂ یوسف میں ارشاد فرماتا ہے۔ وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ اور میں بیزار ہوں اپنے نفس سے کہ وہ بہت ہی بُرائی کی طرف رغبت دلاتا ہے اور فرمایا حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اعدی عدوك نفسك التی بین جنبیك خیال کر دو دشمن اپنا اپنے نفس کو جو تیرے دو پہلو کے درمیان ہے۔ اور کہا حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو عادِ ی نفسك ثم عادی نفسك ثم عادی نفسك یعنی اے موسیٰ دشمن جان نفس اپنے کو پھر دشمن خیال کر نفس اپنے کو پھر بھی دشمن خیال کر نفس اپنے کو۔

بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہا انہوں نے رأیت ربی فی المنام ربی فقلت یا رب فکیف الطریق فقال اترك نفسك فتعال دیکھا میں نے اپنے رب کو خواب میں، پوچھا میں نے اے پروردگار کیونکر ہے راہ تیری طرف، فرمایا خداوند تعالیٰ نے چھوڑ دے نفس اپنے کو اور چلا آ۔

جائے نفس امارہ کی ناف کے نیچے ہے۔ پس طالب کو چاہیئے کہ نفس کافر سے عداوت کرے۔ کما قال علیہ السلام اقتلوا انفسکم بسیف المجاھدات فرمایا نبی علیہ السلام نے قتل کرو تم اپنے نفسوں کو تلوار مجاہدہ سے ؎

نفس نتواں کشت الا باسہ چیز	چوں بگویم یادگیرش اے عزیز
خنجر خاموشی و شمشیر جوع	نیزۂ تنہائی و ترک ہجوع
ہر کہ نبود مرورا ایں سہ سلاح	نفس او ہرگز نیاید با صلاح

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا وہ لوگ جو مجاہدہ کرتے ہیں ہمارے لئے البتہ دکھلا دیتے ہیں ہم اُن کو اپنا راستہ مثل کم کھانا

وکم کلام کرنا، ملاقات عوام کی نہ کرنی، کثرت روزوں کی کم سونا، ہمیشہ خدا کا ذکر کرنا وغیرہ لازم پکڑے۔ قال علیہ السلام رجعنا من جهاد الاصغر الی جهاد الاکبر فرمایا نبی علیہ السلام نے رجوع کیا ہم نے جہاد اصغر (چھوٹے) سے جہاد اکبر (بڑے) کی طرف۔ مثل کم کھانے اور کم سونے اور کم بولنے اور لوگوں کے ساتھ کم ملنے کے۔ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ومن مات من العشق فقد مات شهيداً جو نفس کی لڑائی میں مرے وہ شہید ہے ؎

درخت نفس را با بیخ برکن بدہ مر نفس خود را گوشمالی

تاکہ دشمن کسی طرح سے راہ نہ پاوے۔ اور بُری خصلتیں نفس امارہ کی اوصاف حمیدہ سے بدل جاویں۔ اوصاف ذمیمہ جیسے کبر، غصہ، شر، نفاق، سمعت، شہرت، عجلت، بخل، کینہ، شہوت، حرام، حرص وہوا، حسد، حقارت غیر، بغض، غیبت، حُبِّ جاہ، حبِ دنیا، جیسا کہ فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حب الدنیا راس کل خطیئة (محبت دنیا کی سر ہے ہر گناہ کا) وغیرہ۔ ان تمام کو چھوڑ کر اوصاف محمودہ کو اختیار کرے :-

اوصاف محمودہ مثل حلم، علم، تواضع، اخلاص، شکر، سخا، قناعت، صبر، تحمل، آہستگی، کم آزادی وغیرہ۔ جب یہ خصلتیں پیدا ہو جاویں تو جانے کہ تزکیۂ نفس حاصل ہوا۔ فرمایا خدائے برتر نے وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا پس امارہ لوامہ ہو جائے، نفس لوامہ ملہمہ بن جائے اور نفس ملہمہ مطمئنہ ہو جائے۔ مطمئنہ راضیہ و نفس راضیہ مرضیہ و نفس مرضیہ کاملہ ہو۔ پس تمام نفوس سات ہوئے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ⁘

فصل پنجم دربیان تصفیہ قلب و فضیلت ذکر

ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ اٰلِہٖ وَسَلَّمَ الشیطانُ جاثمٌ علٰی قلبِ ابن اٰدم فاذا ذکر اللّٰہ جلس واذا غفل وسوس (رواہ البخاری) ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ شیطان لپٹا ہوا ہے آدمیوں کے دلوں پر جب آدمی ذکر کرتا ہے تو الگ ہو جاتا ہے۔ اور جب غافل ہوتا ہے تو وسوسہ ڈالتا ہے۔ پس نفس اور شیطان کا خلاف کرنا چاہیئے ؎

درخت دوستی بنشاں کہ کام دل ببار آرد
نہال دشمنی برکن کہ رنج بے شمار آرد

خالف النفس و الشیطان واخصہما انہماک النصح فاتہم۔ پس جان اے طالب صادق لطیفہ قلب بغیر مصقلہ کے صفائی نہیں پاتا۔ اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ روایت کرتے ہیں۔ کہ آپ فرماتے تھے واسطے ہر شے کے صقالہ ہے اور واسطے دل کے صقالہ ذکر اللہ تعالےٰ کا ہے بیہقی نے اس کو روایت کیا۔ نقل ہے مشکوٰۃ شریف سے پس دل طالب کا ہرگز کدورت شیطانی و خطرات نفسانی سے صاف نہیں ہوتا تا وقتیکہ خدا کی یاد نہ کرے ؎

سعدی حجاب نیست تو آئینہ پاک دار
زنگار خوردہ کے بنماید جمال دوست

فرمایا نبی علیہ السلام نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَلَا اَفْعَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَّنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَنِیَّاتِکُمْ تحقیق اللہ تعالےٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے افعال کی طرف نہیں دیکھتا لیکن تمہارے دلوں اور تمہاری نیتوں کی طرف دیکھتا ہے۔

دل یک منظر است ربّانی　　خانہ دیوار اچہ دل خوانی

دل کے ہر دو منہ ہیں اور ہر دو منہ کو خنّاس مثل جالے مکڑی کے گھیرے ہوئے اور اپنا ٹھکانا بنائے ہوئے ہیں۔ اور صورت خنّاس مثل صورت خنزیر کے۔ اور بعض تفسیروں میں مثل صوت کتّے کے اور صاحب تفسیر مغنی لکھتے ہیں کہ اُس کی صورت مثل ہاتھی کے ہے۔ اور وہ اپنی سونڈ زہر آلودہ کو دل کے گرد اگرد پھیرتا رہتا ہے جس سے خیالات بد پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور دل کو ہلاک کرتے ہیں۔ قَالَ عَلَیْہِ السَّلَامُ لَا تُمِیْتُوْا قلوبکم الا بکثرۃ الطّعام فرمایا نبی علیہ السلام نے نہیں مرتے دل تمہارے مگر کثرت طعام سے جب حرام کا لقمہ کھایا دسوسے بہت پیدا ہوئے خیالات شیطانی دکھلائی دینے لگے۔ فرمایا خدائے برتر نے قرآن مجید میں مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ۝ الَّذِیْ یُوَسْوِسُ فِیْ صُدُوْرِ النَّاسِ۝ مِنَ الْجِنَّۃِ وَالنَّاسِ۝ پس طالب بالیقین جانے کہ دل ہرگز پاک ہوگا مگر بہت فکر ومجاہدہ کرنے سے کہ سب قوۃ اور چربی و خون کم ہو جائے اور قوت ذکر سے آتش عشق کی بھڑک کر شعلے مارے ورمغز وہڈیوں تک پہنچ جائے۔ اور چربی کو گلاوے دل خطرات شیطانی سے پاک ہو اثر سیاہی خنّاس کا دل سے دُور ہو۔

واضح ہو کہ دل سات پردے رکھتا ہے۔ اور ہر پردہ میں ایک گوہر ہے جب تصفیہ دل حاصل ہو تو وہ گوہر ظہور میں آئیں۔ اول گوہر عشق، دوسرا فقر

تیسرا روح چوتھا معرفت پانچواں عقل چھٹا ذکر ساتواں گوہر حلم
پس زندگانی دل کی ہمیشہ ذکر کرنا خدائے تعالیٰ کا ہے جب آدمی غافل ہوتا ہے
دل مُردہ ہو جاتا ہے۔ پھر ذکر حق سے زندہ ہوتا ہے اور صفائی حاصل کرتا اور
ترقی پکڑتا ہے ؎

صوفی بیا کہ آئینہ صاف است جام را
تا بنگری صفائی مے لعل فام را

دربیان فضیلت ذکر

فرمایا خدائے بزرگ نے فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوا لِي وَلَا تَكْفُرُونِ
یاد کرو تم مجھ کو میں یاد کرتا ہوں تم کو اور شکر کرو تم میرا اور کفران نہ کرو۔ وَقَالَ
اللّٰہُ تَعَالیٰ عَزَّ وَجَلَّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيرًا۔ اور
فرمایا اللہ تعالیٰ نے اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو تم مجھے بہت *

روایت ہے ابوہریرہ و ابوسعید رضی اللہ عنہما سے کہا انہوں نے کہ
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لا يقعدون قوم يذكرون الله
نہیں بیٹھتی کوئی قوم کہ یاد کرے اللہ تعالے کو الا حفتهم الملئكة مگر
گھیر لیتے ہیں اُن کو فرشتے وغشتهم الرحمة اور ڈھانک لیتی ہے ان کو
رحمت وَنزلت عليهم السكينة اور اُترتی ہے اُن پر تسلی اور آرام اور حضور
اور جو کچھ حاصل ہوتا ہے اس وقت نورانیت و اطمینان و جمعیت و ذوق و شوق
اور اُس کا اثر وذكرهم الله فيمن عنده اور ذکر کرتا ہے اللہ تعالے اُن کا اُن

لوگوں میں جو اُس کے پاس ہیں مقربین سے واسطے فخر کرنے کے اُن پر اور واسطے ظاہر کرنے بزرگی وکرامت آدمیوں کے فرشتوں پر کہ دعوے کیا تھا انھوں نے تسبیح وپاکی بیان کرنے اپنی کا کے اور فساد وخونریزی کا ساتھ آدمیوں کے ۔

روایت ہے ابو موسیٰ سے کہا انہوں نے قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مثل الذی یذکر ربہ والذی لا یذکر ربہ مثل الحی والمیت فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مثال اُس آدمی کی کہ یاد کرتا ہے پروردگار اپنے کو اور اُس شخص کی جو نہیں یاد کرتا ہے مثل زندہ اور مردہ کی ہے ۔

ذاکر بمنزلہ زندہ کے ہے ظہور علامات روحانیت معرفت وشوق وذوق سے مانند ظاہر ہونے نشان وافعال جسمانیت اور زندہ دلی کے اور غیر ذاکر اُس کے برعکس ہے ؎

زندگانی نتواں گفت حیاتی کہ مراست
زندہ آن است کہ با دوست وصالے دارد

وَعَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الا انبئکم بخیر اعمالکم روایت ہے ابو الدرداء سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تم کو تمہارے اچھے اعمال سے وازکیہا عند ملیککم اور بہت ستھرا تمہارے عملوں سے بادشاہ تمہارے کے نزدیک وارفعہا فی درجاتکم اور بہت بڑھا ہوا اُن سے شرافت میں وخیر لکم من انفاق الذہب والفضہ اور اچھا ہے تمہارے لیے خرچ کرنے سونے اور چاندی سے وخیر لکم

من ان تلقوا عدوکم فتضربوا اعناقھم ویضربون اعناقکم اور بہتر ہے تمہارے لئے اس سے کہ ملاقات کرو تم دشمن سے پس مارو تم اُن کی گردنیں اور وہ ماریں تمہاری گردنیں یعنی لڑنے سے کافروں کے ساتھ قالوا بلیٰ عرض کیا صحابہؓ نے فرمائیے آپؐ نے فرمایا، ایسا عمل ذکر خدا ہے۔ روایت کیا اس کو مالکؒ نے پس جان اے طالب کہ بہتر اور بزرگ تر اعمال سے ذکر خداوند تعالیٰ کا ہے ؛

فرمایا خداوند تعالیٰ نے اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ فَھُوَ عَلٰی نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّہٖ فَوَیْلٌ لِّلْقَاسِیَۃِ قُلُوْبُھُمْ مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اور وہ شخص کہ کھول دیا اللہ نے سینہ اُس کے کو واسطے اسلام کے پس وہ اوپر روشنی کے ہے رب اپنے کی طرف سے اور ہلاکی ہے واسطے اُن لوگوں کے جو سخت ہوتے ہیں ذکر اللہ سے یعنی غافل ہیں وہی لوگ جو گمراہی میں پڑے ہوئے ہیں ؛

اور دوسری جگہ فرمایا ہے وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِکْرِیْ فَاِنَّ لَہٗ مَعِیْشَۃً ضَنْکًا وَّنَحْشُرُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَعْمٰی وَمَنْ کَانَ فِیْ ھٰذِہٖٓ اَعْمٰی فَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ اَعْمٰی وَاَضَلُّ سَبِیْلًا اور وہ شخص کہ منہ پھیرا اُس نے یاد ہماری سے پس واسطے اُس کے زندگی تنگ ہے اور اُٹھائینگے ہم اُس کو قیامت کے دن اندھا اور وہ شخص جو اندھا ہے دنیا میں وہ اندھا ہے آخرت میں اور بہت بھولا ہوا ہے راہ مستقیم سے ؛

فصل ششم در بیان طریقہ خفیہ نقشبندیہ صدیقیہ

جو اصول طریقہ نقشبندیہ عالیہ کا ہے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے ہے اور شغل اشغال اس طریقہ عالیہ کے قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ فرمایا خدائے تعالے بزرگ و برتر نے وَاذْكُرْ رَبَّكَ فِي نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَخِيفَةً وَدُونَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغَافِلِينَ یاد کر تو اپنے پروردگار کی دل میں زاری کرتا ہوا اور ڈرتا ہوا بغیر بلند کرنے آواز کے یاد کر تو صبح اور شام کو اور نہ ہو غفلت کرنے والوں سے ٭

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے اُدْعُوا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَخُفْيَةً إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ یاد کرو تم رب اپنے کی اس حال میں کہ تم زاری کرنے والے ہو تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو ٭

اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خیر الذکر ذکر الخفی روایت کیا اس کو عبد الحق رحمۃ اللہ نے اور فرمایا علیہ السلام نے قلب المومن خالص من ذکر الخفی فھو حی و قلب المومن غافل من ذکر الخفی فھو میت ؎

ہر آں دلے کہ دریں حلقہ زندہ نیست بذکر

بروچہ مردہ بفتوے من نماز کنید

اور بھی صحیح حدیثوں میں نبی ملیح صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کیا ابو یعلیٰ نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بزرگی اس ذکر کی کہ جس کو کراما کاتبین نہ سنیں ستر مرتبہ زیادہ ہے اور جب ہوگا دن

قیامت کا جمع ہوگی خلقت واسطے حساب کے لائینگے فرشتے جو کچھ اُنھوں نے یاد رکھا اور لکھا فرمائیگا اللہ تعالےٰ فرشتوں کو دیکھا کیا باقی رہا ہے اُس کے لئے کچھ وہ عرض کرینگے نہیں چھوڑا ہم نے جو کچھ ہم جانتے ہیں اور یاد کیا ہم نے لیکن احاطہ کیا ہم نے اُس کا اور لکھا ہم نے اُس کو پس فرمائیگا اللہ تبارک و تعالیٰ بے شک تیرے واسطے میرے پاس نیکی ہے کہ نہیں جانتا تو اُس کو۔ میں تجھ کو خبر دیتا ہوں اُس کی وہ ذکر خفی ہے روایت کیا اس کو شیخ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے وَھو علیم بذات الصدور ؎

از دروں شو آشنا و ز بروں بیگانہ شو

اینچنیں زیبا روش کمتر بود اندر جہاں

خلوت در انجمن اسی کا نام ہے ؎

دل ہمہ جا با ہمہ کس در ہمہ کار — میدار نہفتہ چشم دل جانب یار

اللّٰھم ارزقنا ۔

فصل ہفتم در بیان ہفت لطائف نقشبندیہ

سات لطائف نقشبندیہ عالیہ طریقہ کے جو کہ مراد اشغال سبعہ سے ہے کہ اصول ذکر اور سلوک کے ہیں۔ اور ہر طریقہ کے شغل مختلف ہیں لیکن تمام طریقوں میں اول دل کو حاصل کرتے ہیں۔ بعد اس کے ہر شخص اپنے ایک طریقہ پر چلا ہے فرمایا پروردگار نے وَلِکُلٍّ اُمَّۃٍ جَعَلْنَا مِنْکُمْ شِرْعَۃً وَّمِنْھَاجًا اور واسطے ہر گروہ کے کیا ہم نے ایک طریقہ اور رستہ۔ اور یہ رستہ مضبوط و صراط مستقیم ہے ۔

طریقہ شغل سلسلہ متبرکہ عالیہ نقشبندیہ میں ذکر حق کے مراتب ہیں پس سالک کو چاہیئے کہ ایسی طرح نفس کا تزکیہ اور دل کا تصفیہ حاصل کرے جو آفتاب احوال اذکار اس طائفہ سنیہ شریفہ کا پرتو ڈال کر مسرور کرے سالک طالب و عاشق مطالب کو اس طور پر غیر اللہ کو خنگ کرنا چاہیئے کہ سوائے ذکر اللہ کے خون دل و جان کا رونق جسم اور بدن کی نہ بنائے تاکہ چمکا دے اور شعلے قریب قرب کے سے مشرف ہو کہ حدیث نبوی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم میں وارد ہے۔ یقول اللہ تعالیٰ انا عند ظن عبدی وانا معہ اذا ذکرنی فان ذکرنی فی نفسہ ذکرتہ فی نفسی فرماتا ہے خدائے برتر میں قریب ظن بندہ اپنے کے ہوں اور میں اس کے ہمراہ ہوں جبکہ یاد کرتا ہے مجھ کو اگر میرا بندہ اپنے دل میں تو میں بھی اس کو پوشیدہ یاد کرتا ہوں۔ پس سالک کو چاہیئے کہ یکسو ہو کر پوری توجہ اور کوشش بے زوال سے کمر ہمت باندھ کر کوشش کا ہاتھ سلوک کے دامن میں لٹکائے اور ارادہ رکھے کہ نور حدیث من تقرب منی شبرا تقربت منہ ذراعا ومن تقرب منی ذراعا تقربت منہ باعا ومن اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ ومن لقینی بقراب الارض خطیئۃ لا یشرک بی شیئا لقیتہ بمثلھا مغفرۃ کا روشن ہو وھو قریب مجیب وھو علی کل شیء شہید ؎

اور طریقہ نقشبندیہ عالیہ میں پہلے شغل لطیفہ قلبی ہے کہ ذکر قلبی طالب صادق کے لئے راحت جان ہے پس طالب صادق کو چاہیئے کہ بحکم آیہ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ سے اول بیعت کرے مرشد کے آگے چار زانو بیٹھے اور زبان تالوے سے لگائے دل پر خیال اسم اعظم

یعنی اللہ کا کرے آنکھ کو بند کرے اور خیال پر رکھے ؛

لطیفۂ قلب نیچے پستان کے بائیں جانب ہے اور دل کو صنوبری شکل کہتے ہیں یعنی مانند ثمر صنوبر کے اُلٹا ہے اور مرشد توجہ کرے۔ اللہ کی عنایت اور مرشد کی توجہ سے دل حرکت میں آوے آہستہ آہستہ جاری ہوگا اور ایسی قوت پکڑے گا گویا دوسرا دل میں اسم اعظم کہتا ہے ؎

چون که اسرافیل وقت اند اولیا　　مرده را زیشان حیات است و نما
جانهای مرده اندر گور تن　　بر جهد ز آوازشان اندر کفن
گوید این آواز آواز خداست　　زنده کردن کار الطاف خداست

پھر مولنا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

بر لبش قفل است و در دل رازها　　لب خموش و دل پر از آوازها

پس جس وقت طالب کو ذکر قلبی حاصل ہو جماعت اولیاء اللہ میں داخل ہوا۔ پس شب و روز حرکات و سکنات میں ھو کو دل پر رکھے اور کلام آدمیوں سے کم کرے مگر ضروری ؎

سخن با کس مگن الا ضرورت　　نیفتد تا خلل اندر حضورت

پس زمانہ حیات سے وقت مرنے کے قیامت تک تمام عالم میں ذکر اسم ذات کا نہ رُکے گا ؎

هرگز نمیرد آنکه دلش زنده شد بعشق
ثبت است بر جریدهٔ عالم دوام ما

چند روز تک کمال کوشش اور نہایت جد و جہد اس لطیفہ میں کرے تاکہ آفتاب صلوٰۃ

الا تجلی حضور القلب کا جلوہ دکھلائے ۔

بعد اس کے دوسرے لطیفہ یعنی روحی میں مشغول ہو۔ کہ ذکر روحی محبت ہے، لطیفہ روحی لطیفہ قلب سے بہت لطیف ہے۔ دائیں جانب نیچے پستان دائیں کے جگہ رکھتا ہے اسے اسم اعظم کا لطیفہ روحی میں تصور کرے ۔ مرشد کی توجہ اور خداوند کریم کی عنایت سے اس جگہ بھی اسم ذات کی حرکت ہوگی چند دن اس لطیفہ میں کوشش کرے ۔ یہاں تک کہ جمال محبت حق تعالیٰ کا جلوہ دکھلائے ۔

بعد اس کے شغل لطیفہ تیسرے کا کہ سری ہے کرے ۔ اور ذکر سری مکاشفہ ہے اور لطیفہ سری لطیفہ روحی سے لطیف ہے۔ اور اس کی دائیں طرف نیچے پہلو کے جگہ مقرر کرتے ہیں۔ اس جگہ بھی اسم اعظم کو مرشد کی توجہ سے کر تصور کرے ۔ مرشد کی توجہ اور اللہ تعالیٰ کی بخشش سے اس جگہ بھی حرکت اسم ذات کی پیدا ہوگی۔ چند روز اس شغل میں رہے تا کہ آفتاب کعبہ حقیقی ظاہر ہو ۔

بعد اس کے شغل لطیفہ چہارم میں مشغول ہو کہ ذکر سر السری کا مشاہدہ ہے۔ کہ لطیفہ سری سے الطف ہے اور ابرو پر ناف کے اس کی جگہ مقرر کرتے ہیں۔ اس جگہ بھی تصور اسم اعظم کا کرے ۔ مرشد کی توجہ اور اللہ تعالیٰ کی بخشش سے اس جگہ بھی حرکت اسم ذات کی پیدا ہوگی ۔ چند روز اسی شغل میں رہے تا کہ انوار خفائی کا مشاہدہ ہو ۔

اس کے بعد پانچویں لطیفہ کے شغل میں مشغول ہو جو کہ خفی ہے ۔ ذکر خفی کا معائنہ ہے اس کی جگہ بائیں جانب پہلو کے نیچے مقرر ہے۔ اور لطیفہ سر السری سے الطف ہے اس جگہ بھی اسم ذات کا تصور کرے ۔ مرشد کی توجہ اور اللہ تعالیٰ

کی عنایت سے یہ جگہ حرکت میں آئے۔ چند روز اسی شغل میں رہے تاکہ خزانہ مخفیات کا ظاہر ہو ۔

ازاں بعد شغل لطیفہ چھٹے کا شروع کرے کہ خفی ہے لطیفہ خفی ہے لطف ہے اور اسکی درمیان سینہ کے جو مرکز محراب ہے جگہ مقرر کرتے ہیں اس جگہ بھی خیال اسم اعظم یعنی اللہ کا کرے۔ یہ لطیفہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ حرکت میں آئے۔ کچھ دن اس شغل میں رہے۔ تاکہ مرتبہ جمع الجمع کا معائنہ ہو کر ذکر اخفیٰ کا معائنہ جمع الجمع ہے ۔

بعدہ شغل لطیفہ ساتویں کا شروع کرے جو لطیفہ قدسیہ نورانیہ مخفی ہے اس لطیفہ کی جگہ اوپر لطیفہ اخفیٰ کے ہے یہ لطیفہ اخفیٰ سے شروع ہو کر حبل الورید اور اس سے سر ام الدماغ تک کہ جگہ عقل کی ہے پہنچتا ہے اور یہ لطیفہ تمام لطائف سے اکمل الطف و بلند ہے اس جگہ تصور اسم ذات کا کرے۔ یہ لطیفہ بھی مرشد کی توجہ اور اللہ تعالیٰ کی عنایت سے جاری ہو ۔

یہ تمام سات لطیفے ہیں تمام جاری ہو جائینگے۔ چند دن ان ساتوں لطیفوں میں مراقبہ تمام اور کامل کرے جو جاری ہونا ان کا بغیر اور مراقبہ کے حاصل ہو۔ بعد مراقبہ اسم ذات کے ہاتھوں، بازو، پیچھے، ران و پاؤں۔ بلکہ تمام اعضاؤں و سارا بدن میں حرکت اسم ذات کی پائے۔ یہاں تک کہ چمڑے اور گوشت و ہڈی اور ہر رگ و پٹھے اور بال بال میں حرکت اسم ذات کی ہو ۔

جب سالک کو یہ مقام حاصل ہو۔ اس مرتبہ کو نگار ونی۔ وجودی اور ذکر سلطانی کہتے ہیں پس اس وقت سالک اسم ذات کی آواز شجر و حجر اور برگ و بار و در و دیوار سے سنتا ہے۔ اور فاینما تولوا فثم وجہ اللہ کا جلوہ ہر سو دیکھتا ہے ؎

ہر سو کہ روے کردم من بوئے دوست بدیدم
ہر جا نظر فگندم آں دوست را بدیدم

اور جلوہ وَهُوَ مَعَكُمْ اَيْنَمَا كُنْتُمْ کا ہر طرف نظر آتا ہے ۔

فصل ہشتم در بیان نفی و اثبات

طریقۂ نقشبندیہ عالیہ میں جب کہ طالب صادق اسم ذات سے فارغ ہو۔ پھر مرشد تلقین نفی و اثبات شروع کرے ۔

طریقہ عالیہ نقشبندیہ میں نفی و اثبات اس طور سے ہے کہ کلمہ لا کو ناف سے کھینچے اور سر تک پہنچائے اور کلمہ الٰہ کو لطیفہ روحی پر تصور کرے اور کلمہ اِلَّا اللہ کو لطیفہ قلبی پر خیال کرے اور محمد رسول اللہ کو اوپر لطیفہ اخفیٰ کے تصور کرے اس طور پر نفی و اثبات جاری کرے اور معانی کا بھی ساتھ ذکر کے لحاظ رکھے۔ کہ بہت بڑا اثر رکھتا ہے ۔

لا نہیں ہے کوئی الٰہ معبود و مقصود میرا اِلَّا اللہ سوائے ذات پاک خدا کے محمد رسول اللہ محمد اس کے بھیجے ہوئے ہیں ۔

اسی طور پر اگر حبس دم کرے تو طالب کو بہت فائدہ حاصل ہو اور صفائی دل کی جلد حاصل ہو بعد اس کے مراقبہ نفی و اثبات کا تمام لطائف عشرہ میں کرے جیسے اسم ذات کا کیا۔ اور رات دن مراقبہ میں رہے۔ جیسے کہ خواجہ حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

بروبسگیدہ چہرہ زاغوائی کن ۔۔۔ مرو بصومعہ کانجا سیاہ کارانند

شرمت باد کہ من بسوئے نگراں
باشم تو نہی چشم بسوئے دیگراں

اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی اپنا جلوہ دکھائے۔ جب کہ نفی و اثبات جاری ہو۔ تو پھر جس اسم کو اسمائے الٰہی سے اور ہر آیت آیات سے مراقبہ کرے جاری ہوگا بطفیل کلمۂ طیبہ۔ اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلٰی اَسْرَارِ الْاَذْکَارِ بِحُرْمَتِ النَّبِیِّ الْمُخْتَار امین ثم رب امین ؛

فصل ہے در بیان لطیفہ اوّل

لطیفہ اوّل کہ لطائف سات میں سے پہلا لطیفہ قلب ہے جو منسوب ہے فلک القمر کی طرف اور تمام بدن جیسی کہ دل کی طرف۔ یہی مقام ناسوت اور عالم سفلی ہے اور ایک منزل ہے منازل سات سے پہلی منزل سالک کی ناسوت ہے۔ جیسے کہ شمس الدین تبریزی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں ؎

یکے منزل کہ آں ناسوت نام است
درو اوصاف حیوانی تمام است
ازاں منزل اگر خود بگذرد کس
رسد در منزل دیگر ملک بس

اور جگہ اس لطیفہ کی نیچے بائیں پستان کے ہے اور اس منزل میں واردات شرعیہ کے اور جو کچھ کہ عالم سفلی میں مثل نباتات حیوانات جمادات جبال و تلال وغیرہ اس لطیفہ میں منکشف و عیاں ہوتے ہیں اور اس مقام میں انوار طرح طرح کے سفید۔ زرد۔ سرخ سیاہ ظہور میں آئینگے کہ کبھی نہ دیکھے ہونگے کثرت مراقبہ اسم ذات جیسی نفی و اثبات سے اور کعبۂ ناسوتی اس لطیفہ میں عیاں ایمان حقیقی اور روح حیوانی منکشف ہوتے ہیں۔ سو حاصل الحاصل اس لطیفہ کی اضافت حق ہے

کہ مراد فعل و تکوین سے ہے کمال اس لطیفہ کا یہ ہے کہ فعل حق جل علٰے میں فانی ہو
اور ساتھ افعال خداوندی کے بقا پائے حالات عشق کے ظاہر ہوں اور نور اس لطیفہ
کو چاند کے نور سے تشبیہ دیتے ہیں یعنی سفید تھوڑا سا زردی مائل ہے اور ولایت
لطیفہ کی نیچے قدموں آدم علیہ السلام کے ہے اور جو آدمی صوفی المشرب ہے وصول
اُس کا طرف جناب قدس کے اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا اور صاحب اس مشرب کو
استعداد حصول ایک درجہ کی سات درجوں ولایت میں ہوگی اور کلید (چابی)
اس لطیفہ کی کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اٰدَمُ صَفِیُّ اللّٰہِ ہے اس کلمہ شریف کے
بہت مراقبہ کرنے سے یہ مقام طے ہوتا ہے اور خزانہ اس لطیفہ کا اللہ اکبر اس کو
مکشوف ہوتا ہے اور عَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ كُلَّهَا سے واقف ہوا اور اس لطیفہ میں
سیر الی اللہ حاصل ہوتی ہے اور مکان اسرافیل علیہ السلام ہے اور مقام کن فیکون
ظاہر ہوتا ہے اور نفس امارہ نفس لوامہ کی وصف کے ساتھ عیاں ہوتا ہے۔
جیسے کہ حق تعالٰی نے قرآن شریف میں قسم کھائی ہے لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَ
لَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ میں البتہ قسم کھاتا ہوں دن قیامت کی اور قسم
کھاتا ہوں نفس ملامت کرنے والے کی۔ مراد اس سے تزکیہ نفس حاصل کیا ہوا ہے
اور جانشا الہام کا خداوند تعالٰی کی طرف سے صفت محمدیت کے ساتھ پیدا ہوتا ہے
سالک جب اس مقام پر پہنچتا ہے تو نام اُس کا بدر الدین اور ایک فرد اولیاء اللہ
سے ہوتا ہے اور جو کچھ اقلیم اول اور آسمان اول میں ہے منکشف ہوتا ہے۔
العلم عند اللہ ؎

خورہ ذکر باید در گذشتن
آب توبہ باید دل شستن

فصل دہم در بیان لطیفۂ دوم

لطیفہ دوم میان لطیفوں میں سے کہ نام اس کا لطیفہ روحی ہے - یہ لطیفہ لطیفہ قلبی سے بہت لطیف فلک عطارد سے منسوب ہے اور جگہ اس لطیفہ کی دائیں پستان کے نیچے اور دوسری منزل منازل سالک سے ہے - اور مقام ملکوت یعنی انبوہ فرشتوں کا مکشوف ہوتا ہے ؎

دراں عالم چو او معروف گردد ملائک آسماں مکشوف گردد

اس منزل میں واردات طریقت کے پیدا ہوتے ہیں سالک کو فرشتے اس مقام میں مختلف صورتوں میں دکھائی دیتے ہیں - کوئی نورانی صورت اور کوئی پرندگی شکل جیسے گویا طوطا یا شکل لڑکوں کی غرض تمام مختلف صورتوں میں نمایاں ہوتے ہیں - سالک اس منزل میں پہنچکر فرشتے کی صفت ہو جاتا ہے کہ ایک دم خدا کی یاد سے غافل نہیں ہوتا - جیسے فرشتے کسی وقت ذکر سبحانی اور یاد خداوندی سے ایک لحظہ ایک لمحہ غافل نہیں ہوتے جیسا کہ اُن کے حق میں خداوند تعالےٰ نے فرمایا ہے يُسَبِّحُوْنَ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ لَا يَفْتُرُوْنَ سالک کو بھی یہ رتبہ حاصل ہو جاتا ہے -

در طریقت ہر چہ پیش سالک آید خیر اوست ؎
بر صراط مستقیم اے دل کسے گمراہ نیست

اور کعبہ آسمان دوم کا عیاں ہو جاتا ہے - روح کی حقیقت اور روح نورانی سے واقف ہوتا ہے اور حاصل الاصول اس لطیفہ کے صفات ثبوتیہ حق ہیں - اور ایک قدم درگاہ حق تعالےٰ میں قریب ہوتا ہے سالک بعد حاصل کرنے فنا کے اس لطیفہ میں جو کہ وابستہ ہے

تجلیات سے اپنے آپ کو مسلوب پاتا ہے۔ بلکہ جناب قدس کی طرف نشو و نما پائے گا اور رنگ اس لطیفہ کا سفید کہتے ہیں۔ ولایت اس لطیفہ کی نیچے قدم حضرت نوح علیہ السلام کے ہے اور جو نوح المشرب ہوتا ہے راہ اس کی طرف جانب قدس کے اسی لطیفہ سے ہوگی اور کلمہ اس لطیفہ کی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ نوح نبی اللہ ہے کثرت سے مراقبہ کرنے نفی اثبات کے مقام طے ہوتا ہے اور خزائن اس لطیفہ کی اللہ قدیر اس پر کشف ہوتا ہے اور آیت قَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا اِنَّ رَبِّیْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اس کو مکشوف ہو ؎

تا توانی غیط باش کز حد گشتی نوح   هست خاکے که بآبے نخرد طوفان را ؎

چونکہ از سیل فنا بنیاد ہستی برکند
چوں ترا نوح است کشتیبان ز طوفاں غم مخور

اس لطیفہ میں سیر من اللہ حاصل ہوتی ہے اور ارکان حضرت جبرئیل علیہ السلام سالک کو اس منزل میں ہر شب نشب قدر ہے اور نفس مطمئنہ ظاہر ہوتا ہے ضعف تواضع و توبہ و طلب ماہ مولا کی پیدا ہوتی ہے اور سالک اس مقام مشہور بہ نجم الدین و رایت لقبا اولیا سے ہوتا ہے اور جو کچھ ولایت دوسری اور آسمان دوسرے میں ہے عیاں ہوتا ہے اس منزل میں قرار نہ پکڑے بلکہ مسافر ہو۔ آگے منزل حقیقت کی آئے گی۔ جیساکہ حافظ غیب اللسان فرماتے ہیں ؎

تکیہ بر تقویٰ و دانش در طریقت کافری ست
راہ رو گر صد ہنر دارد توکل بایدش

جو کچھ آسمان دوم میں ہے تمام منکشف ہوتا ہے ؎

فصل یازدہم در بیان لطیفہ سوم

تیسرا لطیفہ کہ سات لطائف میں سے ہے۔ اور لطیفہ سوم ہے بہت لطیف ہے۔ منسوب ہے بعلاقہ ہرا جگہ اس لطیفہ کی دائیں طرف نیچے پہلو دائیں کے ہے۔ اور منزل تیسری سالک کی جبروت ہے۔ اس منزل میں واردات حقیقت کے پیدا ہوتے ہیں۔ ملکوت سے قدم اٹھاتے ہی تیسری منزل جبروت میں پہنچتا ہے منزل جبروت میں عالم مثال و عالم ارواح ہے اور چشمہ ہائے روشن اور سنگ ریزے تمام یاقوت و لعل و زمرد و مروارید کے ہیں۔ اور ہر دم ہر ساعت تجلیات ربانی، واردات سبحانی وارد ہوں اور اس مقام میں بزرگی و سلطنت ظاہر اور اس میں تصرف بھی ہو۔ وجود مثالی اس منزل میں ساکن ہیں ؎

جان مغز حقیقت تن پوست بہ بین
درکسوت روح صورت دوست بہ بین

ہر ذرہ کہ او نشان ہستی دارد
یا پر تو نور اوست یا اوست بہ بین

اس منزل میں کشف و کرامت بے نظیر حاصل ہوتے ہیں ؎

دریں منزل بود کشف و کرامات
مے باید گذشتن زیں مقامات

اگر دنیا و عقبے پیش آید
نظر کردن براں ہرگز نشاید

بخاصاں توجہ کردن از مقامات
بہر سے بعض بلیشنز اذ کرامات

حسنات الابرار سیئات المقربین ابرار کی نیکیاں مقربین کے لئے گناہ ہیں۔ یہ مثل اس امر کی مخبر ہے اور مقام غفلت ہے۔ اور تیسرے ایمان کے کعبہ سے اور حقیقت حج سے واقف ہو جاتا ہے ؎

از فضل تست در دل حاجی ہوائے حج
ورنہ کرا مجال کہ رنج سفر کند

اور روح ملکی اس لطیفہ میں معائنہ ہوتا ہے ؎

مقام روح بر من حیرت آمد — نشان از وے بگفتن غیرت آمد

اور اصل الاصول اس لطیفہ کی شیونات ذات اقدس کے ہیں جو ایک قدم صفات ثبوتیہ درگاہ حضرت اقدس میں نزدیک ہیں اور فنا سے اس لطیفہ میں تجلی شیونات ذاتیہ کی حاصل ہوگی۔ اور نور اس لطیفہ کا سرخ کہتے ہیں۔ ولایت اس لطیفہ کی نیچے قدم حضرت ابراہیم خلیل اللہ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہے اور جو شخص ابراہیمی مشرب ہے۔ وصول اس کا درگاہ باری میں اسی لطیفہ کے راستے سے ہوگا لیکن بعد طے کرنے پہلے لطیفوں کے، اور صاحب اس منزل کو استعداد تینوں مرتبوں کی سات مراتب ولایت سے حاصل ہوتی ہے۔ اور مفتاح اس لطیفہ کی لا الٰہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ کثرت سے مراقبہ کرنا اس کلمہ کا ہے۔ اور خزانے اس لطیفہ کے اللہ مرید اس پر ظاہر ہوں۔ اور جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تو آیہ شریفہ اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا اس کو ظاہر ہو اور اس لطیفہ میں سیر عن اللہ حاصل ہوتی ہے۔ اور مکان میکائیل علیہ السلام اور نفس مطمئنہ معلوم ہوجاتا ہے۔ فرمایا خدائے تعالیٰ نے یَا اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ الخ اور اوصاف نفس مطمئنہ کے حیا و سخاوت، تب بیداری اور خلق اللہ کو نفع پہنچانا۔ سالک اس مقام میں مسمّٰے نور الدین اور اولیائے نجبا سے ہوتا ہے۔ اور جو کچھ ولایت تیسری کی تیسرے آسمان میں ہے۔ تمام مکشوف ہوتا

ہے۔ وَالْعِلْمُ عِنْدَ اللہِ ؛

فصل دوازدہم در بیان لطیفہ چہارم

لطائف سات سے دو لطیفہ سرالسری منسوب ہے طرف فلک الشمس کے اور جگہ اس لطیفہ کی زیر ناف اور منزل لاہوت ہے واردات معرفت عالم احدیہ کے ہوتے ہیں اس عالم میں تجلیات جلالی وجمالی ہیں اور طرح طرح کے اسرار ہیں اور اسرار الٰہیہ اس مقام میں ہیں شعلے نورانی اور انوار یزدانی معائنہ ہونگے بلکہ سالک ان شعلوں میں ایسا غرق ہوگا کہ اپنے آپ کو نہ پائیگا اور اس لطیفہ میں واردات الٰہیہ وارد ہوتے ہیں یہ مقام بہت نازک ہے کہنا اور ظاہر کرنا لائق نہیں کہ حق تعالیٰ اپنے بھیدوں کو آپ ہی جانتا ہے اور جو شخص اس مقام میں پہنچا ہے اس کو معرفت الٰہی اسرار کی حاصل ہوتی ہے ؎

میان عاشق و معشوق رمزیست　　کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

اور کعبہ آسمان چوتھے کا بیت المعمور ہے جہاں روح انسانی اس میں ظاہر ہوتا ہے اور اصل الاصول اس لطیفہ کی صفات ارادیہ خداوند تعالیٰ کی ہیں کہ صفات شیونات سے درگاہ ذات اقدس میں کسی قدر نزدیک ہیں اس لطیفہ میں خدا کے بھیدوں سے بھید اسرار ذاتیہ حاصل ہوتے ہیں۔ اور نور اس لطیفہ کا زرد کہتے ہیں۔ ولایت اس لطیفہ کی نیچے قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہے۔ اور جو کوئی موسی المشرب ہوگا۔ وصول اس کا درگاہ باری میں اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا لیکن بعد طے کرنے پہلے لطیفوں کے اور صاحب اس مشرب کو استعداد چار مرتبوں کی سات مراتب

ولایت سے ہوتی ہے اور مفتاح اس لطیفہ کا لا اِلٰہ اِلا اللہ موسیٰ کلیم اللہ ہے
اکثر مراقبہ کرنے نفی اثبات اس کلمہ کے یہ لطیفہ مفتوح ہوتا ہے اور خزانہ اس لطیفہ کا
اَللّٰہُ سَمِیعٌ اس پر کشف ہوگا سینکڑوں مثل موسیٰ علیہ السلام کے مست ہر گوشہ
سے رَبِّ اَرِنِی کہتے ہوئے طالب دیدار نظر آویں اور آیہ رَبِّ اَرِنِی اَنْظُرْ
اِلَیْکَ قَالَ لَنْ تَرَانِی وَلٰکِنِ انْظُرْ اِلَی الْجَبَلِ فَاِنِ اسْتَقَرَّ مَکَانَہٗ فَسَوْفَ
تَرَانِی فَلَمَّا تَجَلّٰی رَبُّہٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَہٗ دَکًّا وَّخَرَّ مُوْسٰی صَعِقًا فَلَمَّا
اَفَاقَ قَالَ سُبْحَانَکَ تُبْتُ اِلَیْکَ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اور اس کے ظاہر ہوے

جسم خاک از عشق بر افلاک شد — کوہ در رقص آمد و چالاک شد
عشق جان طور آمد عاشقا — طور مست و خر موسیٰ صعقا

نماز کی حقیقت اس مقام پر معلوم ہوتی ہے اس لطیفہ میں سیر باللہ اور مکان
حضرت عزرائیل علیہ السلام کا حاصل ہوتا ہے اور سالک کا اس مقام میں نام شمس الدین
ہوتا ہے نفس راضیہ پیدا ہوتا ہے یعنی ہر حال میں راضی رہتا ہے۔ رَضِیْنَا
بِقَضَائِکَ وَصَابِرِیْنَ عَلٰی بَلَائِکَ یعنی راضی ہیں ہم تیری قضا پر اور صابر ہیں
تیری بلا پر۔ خداوند کریم فرماتا ہے۔ اِلٰی رَبِّکِ رَاضِیَۃً الخ اور سالک ایک دنیا
ندملے سے ہوتا ہے۔ جو کچھ آسمان چہارم اور ولایت چہارم میں ہے کشف ہوتا
ہے او حقیقت حال خدا جانتا ہے ؛

فصل سیزدہم دربیان لطیفہ پنجم

پانچواں لطیفہ سات لطائف میں سے جو نام اس کا لطیفہ خفی ہے اور مسر السر بھی

لطیفہ اور منسوب بفلک مریخ ہے اور اُس کی جگہ بائیں طرف نیچے پہلو بائیں کے ہے۔
منزل یاہوت۔ اور واردات واحدیت کے ظاہر ہوتے ہیں یعنی عالم تفصیل و عالم نور
و عالم شہود ہے۔ جو اس عالم میں عجائبات و غرائبات ظاہر ہوتے ہیں۔ اور جو تجلیات
واحدیت و اسرار الہیت کے اس مقام میں پوشیدہ ہیں عیاں ہوتے ہیں۔ انکی
وصف کوئی نہیں کر سکتا۔ کعبہ آسمان پانچویں کا عیاں ہوتا ہے۔ حقیقت زکوٰۃ سے
واقف ہوتا ہے۔ روح امین سے خبردار ہوتا ہے۔ اصل الاصول اس لطیفہ کی صفات
سلبیہ ہیں۔ کہ کسی قدر جناب باری میں صفات اسراریہ سے نزدیک ہیں اور اس لطیفہ
میں فنا ہونے سے ان صفات کا ظہور ہوتا ہے۔ اور نور اس لطیفہ کا سیاہ بہ سُرخی مائل
مقرر کرتے ہیں۔ اور ولایت اس لطیفہ کی نیچے قدم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہے۔
جو کوئی عیسیٰ المشرب ہے راہ اُس کا جناب قدس میں اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا۔ اور
حصول فنا اس لطیفہ کا بھی ساتھ صفات سلبیہ کے ہوگا لیکن بعد قطع پہلے لطیفوں کے
اور صاحب اس شرب کے استعداد پانچ مراتب کی سات مراتب ولایت سے حاصل ہوتی
ہے۔ اور کلید اس لطیفہ کی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عیسیٰ روح اللّٰہ ہے۔ کثرت مراقبہ
اس کلمہ شریف کے لطیفہ کھلتا ہے۔ خزانہ اس لطیفہ کا اللّٰہ البصیر اس کو
منکشف ہوتا ہے۔ اور یہ مکان حضرت جبرائیل علیہ السلام کا ہے۔ اور سالک جب اس
مکان پر پہنچتا ہے۔ تو اِنِّیْۤ اَخْلُقُ لَكُمْ مِّنَ الطِّیْنِ كَهَیْــٴَـةِ الطَّیْرِ فَاَنْفُخُ فِیْهِ
فَیَكُوْنُ طَیْرًۢا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَ اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَ اُحْیِ الْمَوْتٰى اس کو منکشف ہوتا ہے۔

جان رفت در صراحی حافظ العشق سوخت
عیسیٰ دمے کجا ست کہ احیائے ما کند

اور سالک کو اس منزل میں سیر الی اللہ حاصل ہوتی ہے۔ اس مقام میں سالک کا نام حسام الدین ہوتا ہے۔ اور نفس راضیہ مرضیہ ہوتا ہے۔ سالک اس مقام میں ایک ولیائے ابدال سے ہوتا ہے اور جو کچھ عالم علوی و آسمان پانچویں میں اور جو کچھ عالم سفلی و اقلیم پانچویں میں ہے معائنہ کرتا ہے۔ والعلم عند اللہ ؂

فصل چہاردہم دربیان لطیفہ ششم

چھٹا لطیفہ سات لطیفوں میں سے لطیفہ اخفا ہے جو لطیفوں سے بہت لطیف اور حسن و اجمل لطائف عالم سے ہے۔ اور بہت قریب ہے درگاہ پروردگار میں کہ منسوب بفلک مشتری ہے جگہ اس لطیفہ کی درمیان سینہ کے جو مرکز محرابی ہے مقرر کرتے ہیں۔ اس لطیفہ میں واردات وحدت کے ہیں۔ منزل چھٹی ھاھوت کی ہے اور حصل الاصول اس لطیفہ کی ایک مرتبہ مثل برزخ درمیان احدیت اور واحدیت کے وحدت برزخ ہے۔ کیونکہ وحدت کا منشا احدیت اور واحدیت ہوتی ہے۔ مراتب ازلیت وابدیت کے مکشوف اظہار اولیت و آخریت کا اور روم بلطیفہ باطنیت و ظاہریت کا پیدا ہوتا ہے حد فاصل سے اشارہ طرف اسی کے ہے۔ برزخ جامع مراد اسی سے ہے۔ حقیقت محمدی بھی یہی ہے یعنی وحدت جو قابل جمیع اشیاء ہے احدیت و واحدیت سے پیدا ہوتا ہے اس واسطے کہ واحدیت مرتبہ تفصیل ہے اور احدیت مرتبہ اجمال لیکن انتہا احدیت کا اس مرتبہ میں ہے۔ جو مراد مرتبہ اطلاق کا ہے اس بنا پر کہ دریا وحدیت کی اسی مرتبہ میں ہے۔ ورنہ حقیقت انتہا احدیت کا منشا کل ہے۔ اور آیہ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ اسی کی نزدیکی ہے اور خاص عشق

ہے۔ جو کہ غلبہ عشق سے بیقرار ہو کر نہایت بیقراری سے عین حضوری بے صبری سے
شور ھل من مزید کا اٹھاتا ہے اور کہتا ہے یا لیت رب محمد لم یخلق محمدًا
کاش کہ رب محمد کا نہ پیدا کرتا محمد کو۔ اور آنکھ کے جھپکانے میں اس حال سے گذر جاتا ہے،
اور مقام فَاَوْحیٰ اِلیٰ عَبْدِہٖ مَا اَوْحیٰ۔ وَمَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغیٰ اور مقام
قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنیٰ میں پہنچ جاتا ہے اس جگہ پر قیام کر کے کہتا ہے۔ لِیْ
مَعَ اللہِ وقت لا یَسَعُنِی فیہ ملک مقرب ولا نبی مرسل مجھ کو پروردگار کے
ساتھ ایسا وقت ہے کہ نہیں پہنچتا فرشتہ مقرب اور نہ نبی مرسل۔ مگر اس مقام پر کوئی
نہیں پہنچا سوائے ذات پاک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاں ہزاروں نے ایک ایک طناب
خیمہ حبیب پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا ہوگا۔ بہت سے میدان لا الٰہ میں گئے۔
اور بعضے دائرہ میں پہنچے اور بعضے تھوڑی سی حقیقت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کو پہنچے لیکن محمد رسول اللہ اس جگہ پر ہیں کہ فرماتے ہیں من رآنی
فقد رای الحق جس نے دیکھا مجھ کو پس تحقیق دیکھا اس نے حق کو۔ قدم اس جگہ پر ہے
اے سالک عوام کے لیئے اسم مع جسم ہے اور خواص کے واسطے اسم بلا جسم اس واسطے
کہ وہ محو ہیں جسم حقیقی میں پس بالضرور اسم سے زیادہ اور نہیں۔ ان کی خودی ذات
خدا میں فنا ہو گئی سوائے خدا کے کچھ نہیں ہا۔ سالک ہاہوت میں معشوق اور یاہوت
میں عشق اور لاہوت میں عاشق و جبروت میں عارف و صف ملکوت میں واقف
ناسوت میں ہوتا ہے جب اس جگہ پر نزول ہوا اور پھر خبر پائی طرف صفت کے دوڑا
اور صفت عرفان میں پڑا تو معارف کے ساتھ مشغول ہوا اور وہ بیت عارف کے
عاشق اپنا بنا لیا۔ جب اپنا عاشق ہوا از معشوق کو طلب کے نزول تھا اب عروج ہوا

اور حقیقت محمدی معلوم کی کلمہ طیبہ کی حقیقت اس مقام میں منکشف ہوتی ہے۔
کعبہ آسمان چھٹے کا دکھائی دیتا ہے سالک جب اس مقام پر پہنچتا ہے۔ ہمیشہ ہر وقت
ہر زمانہ میں جمال محمدی دیکھتا ہے اور فنا اس لطیفہ کی وہی مرتبہ قدس جناب علی الاطلاق کا
ہے اور نور اس لطیفہ کا سفید سبزی مائل ہے ولایت اس لطیفہ کی نیچے قدم حضرت محمد مصطفے
صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے اور صاحب اس شریعت کی کو بذات خود لیاقت حاصل
کرنی تمام و کمال چھ مرتبوں کی سات مراتب ولایت ہوتی ہے۔ اور کثرت سے
مراقبہ کرنا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اس لطیفہ کی مفتاح ہے اور خزانہ
اللہ علیہ کا اس پر واضح ہوتا ہے۔ جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے۔ تو
قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي اس پر عیاں ہوتا ہے ؎

فرمایا خداوند تعالیٰ نے یَسْئَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ
رَبِّي وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا کا مقصد مکشوف ہوتا ہے ۔ ۵

مقام روح زمن جست آمد　　نشان از روئے بخشش غیب آمد

فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اول ما خلق اللہ نوری و روحی انا من نور اللہ
والمؤمنون من نوری اول وہ شے جو پیدا کی خداوند تعالیٰ نے میرا نور ہے اور
بعض روایت میں میری روح میری پیدائش حق سے ہے اور تمام مومنین میرے نور سے
پیدا ہیں۔ اور خداوند تعالیٰ کی طرف سے خطاب ہے خطاب لولاک لما خلقت
الافلاک اور دوسرا خطاب لولاک لما اظہرت الربوبیۃ کے مخاطب ہیں۔
یعنی اے محبوب اگر نہ ہوتے تم تو نہ پیدا کرتا میں آسمان دوسرے اگر نہ ہوتے تم تو البتہ
نہ ظاہر ہوتی ربوبیت اول اور آخر تمام اسی سے ہے اور حقیقت محمد خود وہ ہے

غزل

گفتا بصورت ارچہ ز اولاد آدمم
از روئے مرتبہ بہمہ حال برترم

چوں بنگرم در آئینۂ عکس جمال خویش
گردد ہمہ جہان بحقیقت مصورم

خورشید آسمان ظہورم عجب مدار
ذرات کائنات اگر گشت مظہرم

ارواح قدس چیست نمودار معنیم
اشباح انس چیست نمودار پیکرم

بحر محیط رشحۂ از فیض فائضم
نور بسیط لمعۂ از نور ازہرم

از عرش تا بفرش ہمہ ذرۂ وجود
در نور آفتاب ضمیر منورم

روشن شود ز روشنی ذات من جہاں
گر پردۂ صفات خود از ہم فرو درم

آبی کہ زندہ گشت خضر و حیات یافت
آں آب چیست قطرۂ از حوض کوثرم

آں دم کہ مردہ زندہ شود از مسیح ازو
یک نفخۂ از نفس روح پرورم

فی الجملہ مظہر ہمہ اشیاست ذات من
بل اسم اعظمی بحقیقت چو بنگرم

اور اس لطیفہ میں سیر مع اللہ حاصل ہوتا ہے سالک جب اس مقام پر پہنچتا ہے نام اس کا جمال الدین ہوتا ہے اور نفس کاملہ کا معائنہ ہوتا ہے سالک ایک ولی اوتاد سے ہوتا ہے اور جو کچھ آسمان چھٹے اور اقلیم چھٹی میں ہوتا ہے تمام عیاں ہوتا ہے۔ والعلم عند اللہ وعند الرسول ؁

فصل یازدہم در بیان لطیفۂ ہفتم

ساتواں لطیفہ تمام لطیفوں کا قدسی ہے۔ کہ مخفی سے بہت لطیف اور اتم و اکمل

دوائی ہے منسوب ہے بطرف فلک زحل و فلک منازل و فلک البروج اور آسمان
عرش اور کرسی اور جسم کل و شکل کل و جوہر ہا و طبیب کل نفس و عقل کل کی ہے۔ اور زیادہ اس
سے علم خداوند تعالےٰ کو ہے ستر ہزار حجاب نورانی و ظلمانی ہیں اور جگہ اس لطیفہ کی
شروع لطیفہ اخفیٰ کی بلندی کی ہوتی سینہ اور سینہ سے بلند ہو کر حبل الورید تک
اور حبل الورید سے گردن اور گردن سے سر اور سر سے ام الدماغ جو مقام عقل معاد کا
ہے اس لطیفہ میں واردات تجلی ذات احد کی ہے اور فنا فی اللہ اس مقام میں حاصل ہوتی
ہے اگر تو نے توحید حاصل کی اور ہمیشہ کی زندگی تو نے خدا سے پائی۔ فنا ترک خواہش کا
نام ہے۔ بقا تمام اس کی صفات سے شمار کرتے ہیں۔ اولیاء حقیقی میں کسی کیلئے
ہرگز موت نہیں جب سالک اس مقام پر پہنچتا ہے تمام بدن زبان ہو جاتا ہے ؎

بدریائے فتادہ ام کہ پایانش نمے بینم
بدردے مبتلا گشتم کہ درمانش نمے بینم
دریں دریا بسے گوہر ہست من مشتاق آں دُرم
ولیکن گوہر جویندہ بہ تر پایانش نمے بینم

فرمایا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فاشدد السفینۃ فانہ بحر عمیق
مضبوط کر دو کشتی کو کیونکہ دریا بہت گہرا ہے ؎

بحریست بحر عشق کہ ہیچش کنارہ نیست
آنجا جز آنکہ جان بسپارند چارہ نیست

اور نور اس لطیفہ کا نور بے نشان ہے کل یوم ھو فی شان ہے
اور مفتاح اس لطیفہ کی لا الٰہ الا اللہ الواحد القہار ہے کثرت سے مراقبہ

کرنے اس کلمہ شریف کے یہ لطیفہ مفتوح ہوتا ہے۔ اور خزانہ اس لطیفہ کا کلمہ اَللّٰہ کلیم سالک کو مکشوف ہوتا ہے ؎

محبت گر شود ظاہر بصورت ۔ ہماں صورت شود عاشق ضرورت
بخواہد چشم مر معشوق دیدن ۔ کلامش را بگوش خود شنیدن
مابساماں کاروانم اے رفیق ۔ عزم کردہ پا نہادہ در طریق
احمدِ مختار اندر راہ راست ۔ درمیانِ قافلہ سالار ماست

جب سالک اس مقام پر بوسیلہ برزخ کامل اور جامع جمیع صفات شامل کے پہنچتا ہے۔ اُس وقت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سالک کو اپنی رکاب میں پکڑ کر بحر احدیت میں غوطہ دیتے ہیں۔ اور سالک گم ہو جاتا ہے۔ اور حالت گم گشتگی میں جو کچھ دیکھتا ہے۔ وہ وصال ہے۔ اور یہ حالت گم گشتگی کی ہمیشہ نہیں رہتی۔ بلکہ کسی کو ایک ہفتہ کسی کو تین روز کسی کو ایک دن کسی کو ایک پہر کسی کو لمحہ کی قدر ہوتی ہے۔ اور اس حالت کا حال کہا نہیں جا سکتا ؎

حافظ مدام وصل میسر نمے شود
شاہاں کم التفات بحال گدا شوند

اور محبت کی باتیں سنے مثل یا عمادی انت عشیقی وحبیبی وانا عشقلک ومحبتک یعنی اے بیٹے میرے تو میرا عاشق و محب ہے۔ اور میں تیرا عاشق و محب ہوں۔ فرمایا پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے من احب لقاء اللہ احب اللہ لقائہ جو شخص دوست رکھتا ہے دیدار خدا کو۔ تو خداوند تعالےٰ دوست رکھتا ہے اُس کے دیدار کو۔ اور فاذکرونی اذکرکم اُس پر مکشوف ہوتا ہے۔ اور آیۃ وجوہ

یَوْمَئِذٍ نَاضِرَۃٌ اِلٰی رَبِّھَا نَاظِرَۃٌ اور وَسَقٰھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا اور
اَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ کے اسرار ظاہر ہوں ۵

ہر کرا ہست از ہوس ہا جان پاک — زود بیند حضرت ایوان پاک
چوں محمد پاک شد ازنار و دود — ہر کجا رو کرد وجہ اللہ بود
ہر کرا باشد زسینہ فتح باب — آں ز ذرہ مہر بیند آفتاب

اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ستروں ربکم کما ترون القمر لیلۃ
البدر یعنی قریب ہے کہ دیکھو گے تم اپنے پروردگار کو جیسا کہ دیکھتے ہو تم چودہویں
رات کے چاند کو ۵

اگر خواہی سخن باحق بگوئی — نمازے از حضور دل بجوئی

فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے الصلوٰۃ معراج المومنین سالک کو جلوہ دکھائے اور
فرمایا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رایت ربی لیلۃ المعراج فی احسن صورۃ
فوضع انا ملہ کفہ علی کتفی فوجدت بردھا فی صدری یعنی دیکھا میں نے
پروردگار اپنے کو معراج کی رات میں بہت اچھی صورت میں پس رکھا حق تعالیٰ نے
انگلیوں اپنی کو درمیان کندھوں میرے کے معلوم کی میں نے سردی اس کی سینہ
اپنے میں یقین ہے کہ سالک یکتا و عجب فرزانہ ہو کر بہت سادہ صورت مثل
آئینہ کے جو عکس جمال قدرت حق تعالےٰ کا اور وجہ ذوالجلال کا اُس آئینہ میں
دیکھے ۔ حق یہ ہے ۔ کہ تو جب آئینہ میں صورت دیکھتا ہے تو صورت تیری آئینہ
میں نہیں آجاتی وہاں عکس اس کا بیشک آئینہ میں آجاتا ہے ۵

ما در پیالہ عکس رخ یار دیدہ ایم — اے بیخبر ز لذت شرب مدام ما

ایسا ہی رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں نے ذات پروردگار کو بہت اچھی صورت میں دیکھا۔ اور اس کے چہرے کے عکس کو میں نے مطالعہ کیا۔ اور میں اُس پر مطلع ہوا۔ کہ ان متشابہات کے ساتھ دکھائی دیتا ہے۔ چنانچہ جبرائیل علیہ السلام رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر صورت دحیہ کلبی میں آتے تھے، نہ یہ تھا کہ جبرائیل علیہ السلام صورت دحیہ کلبی کی رکھتے تھے یا صورت اپنی نہیں بدلتے لیکن ایسے معلوم ہوتے تھے۔ اسی مثال پر اس کلام کو قیاس کرو۔ اور انہیں معنی پر خیال کرو، رکھنے انگلیوں ہاتھ کو اوپر کاندھوں کے اور اُن سے معلوم کرنی ٹھنڈک سینہ میں شعور جو مجھ کو اُس دضع اناملِ سے ہوا۔ وہ میرے دل کی ٹھنڈک تھی۔ جو اس سے شعور معرفت مطلق کا روشن ہوا۔ اللّٰھمّ اجعل لنا الاحدیّۃ والواحدیّۃ بحرمۃ النبی العربی واذا تم الفقر فھو اللہ یہی ہے۔ ونحن اقرب الیہ من حبل الورید یہ مقام قرب اور منزل بے نشان ہے۔ سوائے کون مکان کے دوسرا کیا ہے۔ اس منزل میں سوائے جستجو کے کچھ نہیں ہوتا۔ خداوند کریم کی مدد سے بغیر گفتگو کے پہنچا اس جگہ سالک ہر ایک چیز کا مالک ہوتا ہے +

فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اتصفوا بصفات اللہ وتخلقوا باخلاق اللہ متصف ہوتا ہے۔ مثال اس کی اس طور پر سمجھنی چاہیئے۔ کہ کوئی شخص لوہے کو آگ میں گرم کرے آگ سُرخ اور لوہا بھی سُرخ ہوتا ہے۔ لوہا آگ ہے جب تک سُرخی باقی ہے اور جب سُرخی زائل ہو جائے۔ لوہا لوہا ہے اور آگ آگ ہے۔ اس وقت کو سالک عشق حق تعالےٰ میں فانی ہو جاتا ہے قیمت اُس کے خون

کی دیدار الٰہی ہے۔ جیسا کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا من مات من العشق فقد مات شہیداً یعنی جو مر گیا عشق میں تحقیق وہ شہید ہے اور شہید اکبر کو دیدار اسی وقت حاصل ہوتا ہے ؎

خدایا سخت مشتاقم زبہر شوق دیدارت
بفضل خود مرا یارب نما دیدار یا اللہ

اللّٰھم ارزقنا لقائک بحرمت النبی العربی کیا اچھے ہیں نیک نصیب سالکان عاشق اور عاشقان صادق کہ جو فی الفور اس مرتبہ عظیمہ کو پہنچتے ہیں ؎

دیگراں را وعدۂ فردا بود ــــ سالکاں را دید ہم اینجا بود

جب کہ دریائے وحدت سے غوطہ مار کر باہر آتا ہے رجوع حالت اصلی کیطرف کرتا ہے کہ کہا ہے ماالنہایت ھوالرجوع الی البدایت یعنی سائل نے پوچھا کہ نہایت کیا ہے کہا وہ لوٹنا ہے طرف ابتدا کی۔ فرمایا رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کل شئی یرجع الی اصلہ یعنی ہر شے رجوع کرتی ہے طرف اصل اپنے کے اور اس لطیفہ میں سیر فی اللہ حاصل ہوتی ہے۔ اور روح قدسی عیاں ہوتا ہے نفس نیک ہو جاتا ہے سالک کا نام کمال الدین ہوتا ہے اور ایک مرتبہ کا قطب اور غوث زمانہ ہوتا ہے۔ اور جو کچھ میچ نو آسمانوں اور سات زمینوں اور تحت الثریٰ اور سات ولایت کے ہے کشوف ہوتا ہے۔ یعنی خداوند تعالےٰ کے حکم سے واضح ہوتا ہے واللہ اعلم عند اللہ۔

ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا بحرمت النبی سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم۔

نقشہ لطائف سبعہ نقشبندیہ مجددیہ شریفہ کا یہ ہے



اور خاتمہ بالخیر بیان میں سلسلہ نقشبندیہ شریفہ عالیہ و شجرہ طیبہ کے ہمیشہ نازل ہوویں
برکت اور رحمت بحرمت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وصحابہ وسلم ۔

سلسلۂ مبارکۂ آبائی طریقۂ نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم

اس فقیر حقیر کثیر التقصیر محمد اسلم نقشبندی نے اپنے باپ شیخ جلال الدین نقشبندی
سے فیض پایا اور انہوں نے شیخ المشائخ میاں فتح اللہ نقشبندی سے اور مولانا
محقق میاں محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے اپنے والد شیخ قطب ربانی
محبوب سبحانی مجدد الف ثانی حضرت شیخ احمد سرہندی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے

اور انہوں نے خواجہ محمد الباقی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُنہوں نے خواجہ
اُمکنی رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ درویش علی نقشبندی
رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ زاہد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے
اور اُنہوں نے قطب ربانی خواجہ عبید اللہ الاحرار نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے اور
انہوں نے قطب ربانی خواجہ یعقوب رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے خلیفہ
الرحمانی الصمدانی عاشق ربانی حضرت خواجہ بہاؤ الحق والدین نقشبندی قدس اللہ
سرہ العزیز سے اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ میر کلال رحمۃ اللہ علیہ سے اور
انہوں نے قطب ربانی محمد السماسی رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُنہوں نے قطب ربانی
خواجہ علی رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ محمود انجیر الفغنوی
رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُنہوں نے قطب ربانی خواجہ عارف ریوگری سے اور انہوں نے
قطب ربانی خواجہ عبد الخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ سے اور اُنہوں نے قطب ربانی
خواجہ یوسف ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ علی الفارمدی
رحمۃ اللہ علیہ سے اور انہوں نے قطب ربانی خواجہ ابو الحسن الخرقانی رحمۃ اللہ علیہ سے
اور اُنہوں نے قطب ربانی خواجہ بایزید البسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے۔ اور
انہوں نے امام الہمام حضرت امام جعفر الصادق سے حبیب اللہ رضی اللہ عنہ
سے اور انہوں نے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ سے اور
انہوں نے حضرت سلمان الفارسی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اور اُنہوں نے شیخ المہاجرین والانصار ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ابی بکر الصدیق
خیر الاخیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے حضرت سید المرسلین

خاتم النبیین محمدن المصطفےٰ ورسول المجتبےٰ علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات سے اور انہوں نے جبرائیل علیہ السلام سے اور انہوں نے تمام رب العزت جل جلالہ العظیم الکریم الرحیم سے

تمت بالخیر

غزل حقیر

خانهٔ خود اے صنم اندر دلِ ما کرده — بند ویرانه گر عرشِ معلّٰے کردهٔ
عاشقِ جانباز کرده ہلاک از تیغِ ناز — بر سرِ آتش فگندی تماشا کردهٔ
من گرفتارِ بلا تنہا نیم اے جانِ جاں — ہر کسے را عاشقِ زلفِ چلیپا کردهٔ
ابروئے تیغ و سلاسل زلف و مژگانت سناں — بہرِ قتلِ عاشقاں ساماں مہیا کردهٔ
ساختی مومن کسے را کردهٔ کافر کسے — رخنہ ہا انداختی خود فتنہ برپا کردهٔ
جلوهٔ خود در فگندی کرده روشن طورہا — زاں کلیمے را صفا را مست و شیدا کردهٔ
خود نمائی احمدی شدی خود حامد و محمود شد — خود برائے دیدنِ خود را افنا کردهٔ
گہ شدی یعقوب گاہے یوسفِ کنعاں شدی — ہر دو عالم را بعشقِ خود زلیخا کردهٔ
خود شدی فرہاد و شیریں وامق و عذرا ست خود — لیلیٰ و مجنوں شدی خود عزمِ صحرا کردهٔ
آمدی بر کشتہ خود قُم باذنی گفتہ — اے شوم قربانت اعجازِ مسیحا کردهٔ

خود عیاں کردی تو اسرارِ نہانِ خویش را
پس حقیرا رسوا حقیر بینوا را کردهٔ

اللہ والوں کی دردھری تصنیفات

اردو ترجمہ تحفہ قادریہ

اس بابرکت کتاب میں حضرت شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ لاہوری نے جو عاشق جناب سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہیں جناب غوث پاک کے مناقب و کرامات کو نہایت معتبر روایات سے عجیب دلکش اور پُراثر طریق سے قلمبند فرمائے ہیں۔ قیمت ۔ ۔ ۴ر

اردو ترجمہ مونس جان

یہ کتاب بھی حضرت شاہ ابوالمعالی قادری رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف سے ہے۔ اس میں پانچ مقالے ہیں۔ (۱) میں حقائق (۲) میں الحدیث در کلمات مشائخ (۳) میں محبت (۴) میں مطالبات (۵) میں ذکر شعر۔ نہایت ہی دلچسپ کتاب ہے۔ اور اس کلمات تصوف کو دلکش پیرایہ میں بیان کیا گیا ہے۔ قابل دید کتاب ہے۔ قیمت ۳ر

اردو ترجمہ گلدستہ باغ ارم

یہ کتاب بھی حضرت شاہ ابوالمعالی قادری رح کی تصنیف میں سے ہے اس میں چار طرز ہیں:- طرز اول در حالات خواجہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم طرز دوم در لطائف اولیا طرز سوم در سخنان حکایات عرب زبان کی تمثیل ہیں طرز چہارم در نصیحت۔ قیمت .. ۲ر

اردو ترجمہ نفحات الانس

یہ کتاب حضرت مولانا عبدالرحمن جامی نقشبندی رح کی اعلیٰ تصنیفات سے ہے حضرت موصوف کی تصنیف کسی تعریف کی محتاج نہیں اس میں اکثر اولیا اور خاتونان باصفا کا جو اولیا اللہ میں سے گذری ہیں ۔ ہے خوش قلم قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر